425

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | مورخہ ۷ شوال ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۴۸

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

حکومت برطانیہ کا تازہ انقلاب

اور

"الفضل"

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

۱۰ دسمبر کے "الفضل" میں ایک افتتاحیہ حکومت برطانیہ میں تازہ انقلاب کے نام سے چھپا ہے۔ میں اس کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ گو جو کچھ "الفضل" میں شائع ہوتا ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ میری نظروں سے گزرے نہ یہ ضروری ہے۔ کہ اسے پڑھ کر اگر مجھے اختلاف ہو۔ تو میں اس اختلاف کا اظہار کروں۔ کیونکہ "الفضل" اجمالی طور پر جماعت احمدیہ کا ترجمان ہے۔ نہ کہ تفصیلی طور پر۔ تفصیلی طور پر لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور ضروری نہیں کہ ہر اختلاف پر گرفت کی جائے بعض باتوں کو ایسی اہمیت نہیں دی جاتی۔ کہ علم ہو جانے پر بھی ان کی تردید کی جائے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس مقالہ کی تردید ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں بعض اصول کا سوال ہے:-

"الفضل" کے افتتاحیہ کا خلاصہ یہ ہے:

سابق بادشاہ ایڈورڈ ہشتم نے ایک عورت کی خاطر ملک کو چھوڑ کر کوئی قابل قربانی کام نہیں کیا۔ ان کو مجبور اور قابل ہمدردی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن ایثار اور قربانی کرنے والا نہیں۔ کیونکہ چھوٹی چیز بڑی چیز کے لئے قربانی کی جا سکتی ہے۔ نہ کہ بڑی چھوٹی کے لئے۔ اور اس کی تائید میں "الفضل" نے آرچ بشپ آف کنٹربری کے بعض فقروں کو ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے۔ جو یہ ہیں:-

"ایڈورڈ ہشتم کو خدا کی طرف سے ایک اعلیٰ اور مقدس امانت ملی تھی۔ مگر انہوں نے یہ امانت دوسروں کے حوالے کر دینے کے لئے اپنی مخصوص صاف بیانی سے کام لیا وہ ہر اقدام ذاتی خوشی کے حصول کے لئے کر رہے تھے۔ یہ امر افسوسناک اور حیرت انگیز ہے۔ کہ انہوں نے اس قسم کے مقصد کے پیش نظر اتنی بڑی امانت کو چھوڑ دیا"

کاش "الفضل" کا افتتاحیہ نگار آرچ بشپ آف کنٹربری کے فقروں پر انحصار کرنے کی بجائے واقعات پر غور کرنے کی کوشش کرتا۔ تو وہ اس نتیجہ پر پہونچنے سے محفوظ رہتا۔ جو اس نے اب نکالا ہے:-

جو واقعات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبھی کبھار کا تحفہ تحفہ ہے۔

اور اس کے استعمال میں خصوصاً تحفہ بھیجنے والے کا دل رکھنے کے لئے حرج نہیں۔ بلکہ بعض صورتوں میں ثواب ہے۔ لیکن اگر دو ہمسائے آپس میں ایک دوسرے کے گھر کھانا بھجوانے کی عادت ڈال لیں۔ تو ایسے کھانے کا استعمال یقیناً تحریک جدید کا غلط استعمال ہوگا؛

غرض تحفوں میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر اس بارہ میں تحریک کی حقیقت کے مطابق عمل نہ کیا جائے۔ تو شاید ہمارے گھر میں تو اس تحریک پر کبھی عمل نہ ہو سکے۔ کیونکہ

ہمارا تعلق اور رشتہ روحانی

خدا تعالےٰ کے فضل سے بڑا وسیع ہے اور کوئی نہ کوئی تحفہ ہمارے گھروں میں روز آجاتا ہے۔ اس لئے ہمیں تو تحفہ کے استعمال میں بھی احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ گزشتہ دو سال میں چار پانچ مرتبہ سے زیادہ ایسا اتفاق نہیں ہوا۔ جہاں تحفہ آیا۔ اور میں نے سمجھا۔ کہ اس موقعہ پر دل رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسے استعمال کر لیا جائے۔ ورنہ عام طور پر جب کوئی تحفہ بھیجتا ہے۔ تو یا تو میں اسی کو استعمال کرتا ہوں۔ گھر کا کھانا نہیں کھاتا۔ یا پھر گھر کا کھانا کھاتا ہوں۔ اور اسے خود استعمال نہیں کرتا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ بھیجنے والے نے بھیج دیا۔ اب اُسے کیا پتہ کہ میں نے وہ چیز کھائی ہے یا نہیں کھائی۔ اُسے تو بہرحال ثواب ہوگیا۔ تو تحفوں میں بھی انسان احتیاط کرسکتا ہے۔ اور تحفہ کو بھی وہیں کھانے کی ضرورت ہوتی ہے جہاں ایسا نہ کرنے سے

دوسرے کی دل شکنی کا خوف

ہو۔ اسی طرح ایک کھانے کے استعمال میں بعض اور استثنائی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ مثلاً کوئی غیر احمدی دعوت کرتا ہے یا غیر احمدی کی دعوت کی جاتی ہے۔ تو ایسی حالت میں اگر ایک ہی کھانا کھایا جائے۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ میری ہتک کی گئی۔ پس ایسے موقعہ پر اگر کوئی شخص ایک سے زیادہ کھانا کھا لیتا ہے۔ تو یہ اور بات ہے۔ اس قسم کی ایک دعوت مجھے بھی ایک دفعہ پیش آئی۔ ایک جگہ بہت سے غیر احمدی معززین کو بلایا گیا تھا۔ اور انہیں مدنظر رکھتے ہوئے کئی کھانے تیار کئے گئے تھے۔ ان معززین کی دلداری کے طور پر مجھے بھی ایک سے زائد کھانے کھانے پڑے۔ ہاں جہاں بے تکلفی ہو۔ وہاں دعوت کرنے والوں کو کہا جاسکتا ہے۔ یا دوسرے مہمانوں کو بتایا جاسکتا ہے۔ کہ ہم ایک ہی کھانا کھائیں گے۔ زیادہ نہیں۔ تو بعض دوست تحریک جدید کے اس مطالبہ کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ درحقیقت

میری غرض اس تحریک سے صرف عارضی فائدہ حاصل کرنا نہیں۔

بے شک اس کا ایک عارضی فائدہ بھی ہے اور وہ یہ کہ جو دوست تحریک جدید کے مالی مطالبات میں حصہ لیں۔ انہیں ایک کھانا پکانے کی وجہ سے مالی تنگی محسوس نہ ہو۔ اور اُن کی بشاشت قائم رہے۔ یہ ٹھیک ہے اور اس تحریک میں ایک یہ فائدہ بھی مدنظر ہے لیکن میری اصل غرض یہ ہے۔ کہ ہم دنیا میں اُس اسلامی تمدن کو پھر قائم کریں۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قائم کیا۔ یہ مستقل غرض ہے۔ اور وہ عارضی ہے۔ ہم جب تک اس مستقل غرض کو قائم نہیں کر دیتے اس وقت تک یقیناً ہم

اسلام کی رُوح

کو قائم نہیں کرسکتے۔ اولیاء اللہ نے لکھا ہے کہ اعلےٰ روحانی ترقیات کے لئے کم کھانا کم بولنا۔ اور کم سونا ضروری ہے۔ اور

کم کھانے سے سادہ زندگی کا بڑا تعلق

ہے۔ زیادہ کھانے کھانے والوں کو یہ پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ وہ کتنا کھا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک امیر ان کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا مجھے بھوک نہیں لگتی۔ کوئی ایسا نسخہ بتایئے جس سے بھوک خوب لگے۔ فرمایا۔ ہم نے اس کا کچھ علاج کیا۔ لیکن ایک دن ہمیں جو اس کے کھانے پر جانے کا اتفاق ہوا۔ تو کیا دیکھا کہ

چالیس کے قریب کھانے

اس کے دستر خوان پر جمع ہیں۔ وہ ایک ایک تھالی اٹھاتا۔ اور ہر تھالی میں سے ایک ایک لقمہ اس غرض کے لئے کھاتا جاتا کہ وہ چکھ کر دیکھے۔ کہ ان میں سے کونسی چیز اچھی پکی ہے۔ اور اپنے کھانے کے متعلق فیصلہ کرے۔ اس کے بعد اس نے دو چار کھانے پسند کر کے اپنے سامنے رکھ لئے اور چند لقمے کھا کر کہنے لگا۔ مولوی صاحب دیکھئے۔ بالکل دل ہی نہیں چاہتا۔ کہ کھاؤں۔

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمانے لگے۔ میں نے اُسے کہا۔ اب آپ کا اور کھانے پر کیا دل چاہے۔ چالیس لقمے تو آپ نے چکھنے کی خاطر کھا لئے ہیں حالانکہ عام طور پر انسان بتیس لقمے کھاتا ہے۔ اور اس پر بھی آپ کو شکایت ہے کہ آپ کو بھوک نہیں لگتی۔ تو زیادہ کھانے کھانے والوں کو یہ پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ وہ زیادہ کھا رہے ہیں۔ کیونکہ پیٹ کا کچھ حصہ چکھنے سے بھر جاتا ہے۔ اور باقی حصہ چند اور لقموں سے بھر جاتا ہے۔ تو چونکہ پیٹ میں جتنی گنجائش ہوتی ہے۔

صرف پندرہ دن کیواسطے کٹ پیس کی

کرسمس ڈے رعائتی سیل

۲۵ دسمبر تک

ہماری یہ رعائتی سیل صرف ۲۵ دسمبر تک رہے گی۔ اگر آپ اس نادر موقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں تو اپنا آرڈر جلد سے جلد روانہ کردیں۔ S.S.C. سلکی مکس بنڈل وزن ۵ پونڈ قیمت -/30 روپیہ اس بنڈل میں تمام کٹ پیس سلکی ہوگا۔ ٹکڑے ایک گز سے چھ گز تک۔ کریپ سلک پھولدار۔ کریپ سلک پلین رنگین۔ موروکین پھولدار۔ دل کی پیاس۔ آنکھ کا نشہ۔ سلکی ٹافیٹہ پھولدار۔ ساٹن پھولدار اور پلین قیمت ۵ پونڈ -/30 روپیہ F.C.C. فینسی مکس بنڈل امپیریل سٹیوں سائیں ڈوڈیٹ جنٹلمینوں کو واسطے وزن 5 پونڈ قیمت -/30 روپیہ اس بنڈل میں زنانہ مردانہ دونوں قسم کا کٹ پیس ہوگا۔ یعنی خالص گرم وولن سوٹنگ کلاتھ برائے مردانہ سوٹ۔ لیڈی سوٹنگ سلکی کلاتھ۔ موروکین پھولدار۔ کریپ سلک پھولدار۔ جاجیٹ سلکی پھولدار۔ پاپلین پھولدار برائے زنانہ فراک گون قمیض وغیرہ دل کی پیاس۔ آنکھ کا نشہ۔ پاپلین مردانہ قمیض ٹکڑے ۲ گز سے ۹ گز قیمت 5 پونڈ -/30 روپیہ نوٹ تمام خرچہ بذمہ خریدار ہوگا۔ نوٹ ضروری۔ آرڈر کے ہمراہ ¼ چوتھائی قیمت پیشگی آنی بالکل ضروری ہے خاص رعایت کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری مزدوری خرچہ معاف ہوگا۔

مینیجر ڈی۔ کے کٹ پیس سٹور ۴ کراچی کیمپ

طاقت اور قوت کی لاثانی دوا

رفیق شباب

اعلےٰ درجہ کی مقوی بدن مقوی اعضائے رئیسہ مقوی دل و دماغ ہونے کے علاوہ جریان اور احتلام کا خاص علاج ہے؛ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت تین روپے ملنے کا پتہ۔ دواخانہ رفیق زندگی قادیان ضلع گورداسپور

430
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتنی غذا وہ کھا لیتا ہے۔ اور کھانے ابھی سامنے پڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ سمجھتا ہے کہ میں نے بہت تھوڑا کھایا ہے۔ اور زبردستی اور کھاتا جاتا ہے حالانکہ وہ چکھنے میں ہی بہت کچھ کھا چکا ہوتا ہے۔ تو

کم خوری۔ کم گوئی اور کم سونا

یہ روحانی ترقیات کے لئے اولیاء الٰہی ضروری بتاتے ہیں۔ اور کم کھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان ایک کھانا کھائے۔ زیادہ کھانوں میں کم خوری بہت مشکل ہوتی ہے۔ سو دوستوں کو اس تحریک کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ ہمارے دوست عموماً

ایک دوسرے پر نگاہ

رکھیں گے۔ اور ان کے اعمال کو تاڑینگے مگر شکایت کی غرض سے نہیں۔ جاسوسی کے طور پر نہیں۔ کیونکہ جاسوسی اسلام میں منع ہے۔ بلکہ اس نیت سے کہ دوسرے کی اصلاح ہو۔ اور پھر اس شخص کے علاوہ اور کسی کے پاس ذکر نہ کیا جائے یہ میں پسند نہیں کروں گا۔ کہ لوگ میرے پاس آئیں اور کہیں کہ فلاں شخص دو کھانے کھاتا ہے۔ میں نے ایک کھانا کھانے کا کوئی حکم نہیں دیا۔ میں نے صرف تحریک کی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس تحریک کے باوجود دو کھانے کھاتا ہے۔ تو اس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ ممکن ہے وہ اس تحریک کو ہی فضول سمجھتا ہو۔ اور ممکن ہے وہ کسی خاص وجہ سے دو کھانے استعمال کرتا ہو۔ بہرحال جب کہ میری طرف سے ایسا کوئی حکم نہیں۔ تو میں نہیں چاہتا کہ اس کی خلاف ورزی پر کسی کو سزا دوں لیکن میں امید کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک دوستوں سے ممکن ہے وہ اس سوال پر غور کریں۔ وہ میرے دلائل کو سوچیں۔ وہ

اسلام کی تاریخ

کو دیکھیں۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نگاہ دوڑائیں۔ اور پھر سوچیں کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ صحیح ہے یا نہیں۔ اگر انہیں معلوم ہو کہ صحیح ہے تو اس پر عمل کریں اور اگر کوئی دوست غفلت میں مبتلا ہے اور اس کے محلے والا سمجھتا ہے۔ کہ اس کو سمجھانا مناسب ہے۔ تو اسے سمجھائے۔ لیکن اسے بدنام نہ کرے۔ اور نہ اس کی کمزوری کا کسی اور کے پاس ذکر کرے۔ پس اس نظر سے اگر کوئی دوسرے بھائی کے اعمال کو دیکھیگا تو یہ تجسس نہیں کہلائے گا۔ تجسس اس کو کہتے ہیں۔ کہ انسان اپنے بھائی کے حالات معلوم کرنے کے لئے

مخفی ذرائع سے کام

لے۔ اور پھر لوگوں میں باتیں کرتا پھرے لیکن جب یہ اپنے بھائی کا نقص اپنی ذات تک محدود رکھتا ہے۔ اور کسی اور کو کانوں کان بھی خبر نہیں ہونے دیتا۔ تو یہ اپنے

دوست کا محاسبہ ہے تجسس نہیں

اور دوستوں کا محاسبہ کرنا بڑی نیکی ہوتی ہے یہ یاد رکھو کہ میں نے نگاہ رکھنے کہا ہے تجسس نہیں کہا۔ اور

نگاہ رکھنا اور ہوتا ہے اور تجسس اور

اگر یہ کسی کے مکان پر جاتا اور گھر والے کے بچے کو بلا کر پوچھتا ہے۔ کہ آج تمہارے ہاں کیا کیا پکا ہے۔ تو یہ تجسس ہے اور منع ہے۔ لیکن نگاہ رکھنا یہ ہے۔ کہ مثلاً باتوں باتوں میں کسی نے کہہ دیا۔ کہ آج ہم نے گھر میں یہ یہ چیز پکائی ہے۔ تو اس کی باتیں سن کر اسے نصیحت کر دی کہ یہ درست نہیں۔ ایک ہی کھانا کھانا چاہیئے۔ پس اگر دوست اسکا خیال رکھیں تو میں سمجھتا ہوں۔ یقیناً

قومی کیرکٹر میں ایک بہت بڑی تبدیلی

پیدا ہو سکتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ یہ تبدیلی ہو بھی رہی ہے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ جماعت میں قربانی کی روح اس وجہ سے پیدا ہو رہی ہے۔ مگر قربانی کی روح بھی انہی میں پیدا ہوتی ہے۔ جو بشاشت سے اعمال بجا لائیں۔ کیونکہ روحانی امور بشاشت سے ہی تعلق رکھتے ہیں جو لوگ عمل کریں مگر ساتھ ہی کڑھتے چلے جائیں۔ اور کہتے جائیں کہ جب سے ایک کھانا کھانا شروع کیا ہے۔ کھانے میں مزا ہی نہیں رہا۔ انہیں میں یہی کہونگا کہ وہ دو ہی کھانے کھائیں۔ کیونکہ ان کا دو کھانے کھانا ایک کھانا کھانے سے زیادہ اچھا ہے۔

پس اس تحریک میں وہی شامل ہو جو اس تحریک کی خوبیوں کا قائل ہو گیا ہو۔ اور اپنی اور اپنی جماعت کی زندگی اس میں محسوس کرتا ہو۔ اور جو شخص ابھی اس مقام پر نہیں پہونچا۔ وہ تجربہ کر کے دیکھ لے اگر ایک کھانا کھانے کے بعد اس کے

دل میں بشاشت

پیدا نہ ہو۔ تو چھوڑ دے۔ یعنی اگر اس تحریک کی خوبیوں کو نہ اس کا دل مانتا ہو نہ عقل۔ اور وہ تجربہ کر کے فائدہ نہ دیکھے تو اسے چھوڑ دے۔ ہاں وہ شخص جس کی عقل تو نہ مانتی ہو۔ مگر دل مانتا ہو یعنی وہ سمجھتا ہو کہ خواہ میرا نفس کچھ اور کہتا ہے۔ مگر جب میں ایک شخص پر اعتقاد رکھتا ہوں۔ کہ وہ میرا استاد ہے۔ تو اس نے جو کچھ کہا ہو گا درست ہی کہا ہوگا تو ایسے شخص کو بھی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ لیکن وہ شخص جس کی نہ عقل مانتی ہو نہ دل۔ اور عمل کے بعد بھی اس کی تسلی دور نہیں ہوتی۔ وہ اس مطالبہ پر عمل کر کے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ سوائے اس کے کہ اس کی صحت خراب ہو۔ اور وہ صبح و شام کڑھتا رہے۔ اور کچھ نتیجہ اس کے لئے نہیں نکلے گا۔ میں نے جیسا کہ بتایا ہے۔

یہ معمولی مطالبہ نہیں

بلکہ نہایت ہی اہم مطالبہ ہے۔ اور یقیناً جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی۔ صحابہ کرام کی زندگی۔ اور حضرت مسیح موعود

چہرہ اور جسم کے بدنما سیاہ داغوں کو دور کرنے گورے اور خوبصورت بنانیکی حیرت انگیز ایجاد

حسن یوسف رجسٹرڈ

سوپ قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنہ
ہیئر آئل قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۱)
کریم فی شیشی دو روپیہ (۲)

یہ پُر اثر دوائی بیسویں صدی کی حیرت انگیز ایجاد ہے اس سے

ہر سیاہ فام اور سانولا انسان چند دنوں میں یوسف ثانی بن جائیگا میرا پرزور دعویٰ ہے کہ میری دوائی سے سیرت نہیں بدلتی صورت بدلجائیگی آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں

یوسف رجسٹرڈ

بال ہمیشہ عمر بھر نہیں اُگتے!

آرائش حسن یہ ایجاد کام کی ہے حاجت نہ استرے کی ہے نہ منت حجام کی

یہ ایک قسم کا روغن ہے جو بغیر کسی قسم کی ذرہ بھر تکلیف کے نازک سے نازک جگہ کے بال ہمیشہ کیلئے اگنے بند کر دیتا ہے اور تا زندگی دوبارہ بال اس جگہ نہیں اگتے اور جلد کو ملائم کرتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱۸)

ملنے کا پتہ ہیڈ آفس حسن یوسف لاہور (پنجاب)

مکانات برائے فروخت

نور ہسپتال کے نزدیک اور محلہ دار الرحمت میں دو پختہ مکانات برائے فروخت ہیں۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لا کر ملاحظہ کر کے بات چیت کر سکتے ہیں۔

محمد عبد اللہ اوورسیر قادیان

اولاد نرینہ کے مستند نسخہ نور نظر کی مقبولیت عالیجناب ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سہارنپور کا تازہ سرٹیفکیٹ۔ "میں نے الفضل میں آپ کا اشتہار نور نظر کے متعلق پڑھ کر تجربہ کے لئے آپ سے منگوایا تھا الحمد للہ میرے گھر میں فرزند تولد ہوا ہے۔ جو کہ محض اللہ کریم کا فضل و کرم ہے۔ جس کے لئے میں آپ کو بھی مبارکباد کہتا ہوں۔ قیمت مکمل کورس دس روپیہ علاوہ محصولڈاک ۔ ملنے کا پتہ **فیض عام میڈیکل ہال قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریق پر غور کریگا اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اسلامی تعلیم اور اسلامی تعامل یہی ہے۔ باقی رہا یہ کہنا کہ اگر اسلامی تعلیم یہی ہے۔ تو آپ حکم کیوں نہیں دیتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں جو عمل کیا جائے وہ بشاشت سے کیا جائے۔ اور اپنی مرضی سے کیا جائے۔ تاکہ ثواب بڑھے۔ جو

فوری ضروریات

ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق ہم حکم دے دیتے ہیں۔ اور جو فوری امور نہ ہوں۔ ان میں ہم حکم نہیں دیتے۔ بلکہ قوم کو تیار کرتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں جوں جوں ہماری جماعت اس تحریک پر عمل کرتی چلی جائیگی ایک طبقہ ایسا پیدا ہو جائے گا۔ جو پھر واپس نہیں جائے گا۔ اور کہے گا ہمارے لئے یہی مقام اچھا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلام ایسے تمدن کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ جو دنیا کے تمدن سے بالکل مختلف ہے۔ اور یہ اس

تمدن کی پہلی سیڑھی

ہے۔ آج اگر ہم اس تمدن میں تبدیلی نہیں کرسکتے، تو جب ہمیں بادشاہتیں ملیں گی اس وقت کیا کریں گے۔ ابھی تو ہماری جماعت میں سے اکثر لوگ غریب ہیں

لیکن جب ہم میں سے اکثر لوگوں نے محنت کرنی شروع کر دی۔ اور سلطنتیں اور حکومتیں آگئیں۔ تو پھر کتنی خرابیاں پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ پھر تو وہی

چالیس چالیس کھانا کھانے والے

لوگ آجائیں گے۔ جن کا ایک لقمہ چکھ کر پیٹ بھر جائے گا۔ اور شکایت کرینگے کہ انہیں بھوک نہیں لگتی۔ غریب بھوکے مر رہے ہوں گے۔ اور ہماری جماعت میں سے وہ لوگ جن کے پاس بادشاہتیں ہوں گی۔ ان کی کوشش یہ ہوگی۔ کہ

ساری دنیا کی دولتیں

جمع کریں۔ اور باقی ملکوں کو کنگال اور مفلس بنادیں۔ پس اس چھوٹی سی بات کی طرف اگر توجہ نہ کی گئی۔ تو اس کے نتیجہ میں ہم دنیا کے لئے جنت نہیں۔

دوزخ پیدا کرنے کا موجب

ہو جائیں گے۔ جیسے یورپ والے آجکل جہاں جاتے ہیں۔ لوگ ان پر لعنتیں ڈالتے ہیں۔ کہ وہ تمام ملکوں کی دولت جمع کر کے لے گئے۔ لیکن اگر وہ اسلامی تعلیم پر عمل کرتے۔ تو جہاں جاتے لوگ ان کے ہاتھ چومتے اور کہتے آگئے ہمیں غلامی کی قید سے آزاد کرانے والے

پس یہ

تقوےٰ کی راہ

ہے۔ جو میں نے بتائی۔ اور تقوےٰ بھی کوئی نہ کوئی ذریعہ چاہتا ہے۔ آخر بغیر کسی ذریعہ کے ہم تقوےٰ کس طرح پیدا کرسکتے ہیں۔ جو جو بدیاں دنیا میں پیدا ہیں۔ اُن کے مٹانے کا کوئی نہ کوئی سامان چاہیئے۔ اور انہی سامانوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ سادہ زندگی اختیار کی جائے۔ اور کھانے پینے اور پہننے میں ایسا طریق اختیار کیا جائے۔ جس میں اسراف نہ ہو۔ اور جس میں ہمارے

غریب بھائیوں کا حصہ

شامل ہو۔ اور امراء اور غرباء کے تعلقات میں کوئی ایسی دیوار حائل نہ ہو۔ کہ غریب امیر کو بلانے سے ڈرے۔ اور امیر غریب کی دعوت قبول نہ کرسکے۔ بلکہ ایسا تمدن قائم ہو جائے۔ کہ ہر شخص دوسرے سے خوشی سے ملے۔ اور

تکلفات جاتے رہیں

اور یہ سب کچھ سادہ زندگی سے حاصل ہوسکتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ بیان کیا ہے کہ ہمارے ملک میں پیروں نے لوگوں کو یہ عادت ڈال دی ہے۔ کہ جہاں انہیں کوئی مرید ملے۔ وہ اپنی جوتی اتار دے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ باوجود میرے روکنے کے ہماری جماعت کے بعض دوستوں پر اس کا اب تک اثر ہے۔ اور چوتھے، پانچویں کوئی نہ کوئی دوست ایسا ملنے آجاتا ہے۔ کہ وہ ادب سے جوتی اتارنا شروع کر دیتا ہے بس میری اور اس کی کشتی شروع ہو جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ جوتی پہنو۔ اور وہ جوتی اتار رہا ہوتا ہے۔ تو اسلام تو یہ چاہتا ہے۔ کہ

بنی نوع انسان میں برادرانہ تعلقات

پیدا ہوں۔ بے شک ایک بڑا بھائی ہو۔ اور دوسرا چھوٹا، لیکن بہرحال اخوت اور برادری ہو۔ اور اخوت ہی اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ غریب کو تم چھوٹا بھائی سمجھ لو۔ اور امیر کو بڑا۔ لیکن

امیر اور غریب

دونوں بھائی ہیں۔ اور یہی روح ہے۔ جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے اور یہ ادب کے بھی منافی نہیں۔ کیا چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی کا ادب نہیں کرتا۔ اور کیا بڑا بھائی اپنے

میری پیاری بہنو!
تندرستی کتنی بڑی ہے کیا آپ یہ خریدینگی؟

جہاں تک میری معلومات ہیں میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ فی زمانہ نوے فی صدی میری بہنیں طرح طرح کے امراض میں مبتلا نظر آتی ہیں اور یہ دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ بڑے بڑے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرانے پر بھی انہیں کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ مرد عورتوں کے امراض کا تسلی بخش علاج نہیں کرسکتے اس لئے میں آپ کو ہمدردانہ مشورہ دیتی ہوں کہ آپ میری خاندانی مجرب دوا سے فائدہ اٹھائیں۔ جو نہایت تسلی بخش اور سو فی صدی مفید بارہا کی تجربہ شدہ ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس کی بدولت صحت جیسی دولت سے مالامال ہو کر اولاد جیسی دنیوی نعمت حاصل کر چکی ہیں۔
اگر آپ کو مرض سیلان الرحم ہے یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے ماہواری ٹھیک نہیں رک رک کر آتے ہیں۔ ماہواری درد سے آتے ہیں یا بالکل بند ہیں۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کمر درد کام کاج کرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے سانس پھول جاتا ہے۔ کمی خون کی وجہ سے رنگ زرد، بھوک کم لگتی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ دن بدن کمزوری ہوتی جاتی ہے۔ اگر اولاد نہیں ہوتی تو میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ میری دوا استعمال کرنے سے آپ کو تمام تکالیف سے نجات دیگی قیمت مکمل خوراک ایک ماہ کے لئے دو روپیہ محصول ڈاک علاوہ نوٹ: میری دوا قادیان میں مولوی محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہے ایچ نجم النساء بیگم مالکہ دوا خانہ ہمدرد نسواں معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

ایک نیا کوچہ

شیخ رحمت اللہ صاحب انجنیئر پشاور اور مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی اپنی زمینوں میں سے پانچ فٹ چوڑی گلی چھوڑ کر اُس کوچہ کو جو ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کے مکان کے ساتھ ساتھ مفتی صاحب کے مکان تک جاتا ہے۔ اس کوچہ کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جو سید محمد اشرف صاحب کے مکان اور میاں روشن دین صاحب زرگر کی زمین کے درمیان مفتی صاحب کا خرید کردہ چھ فٹ چوڑا راستہ ہے۔ اور اس کوچہ سے جا ملتا ہے۔ جو سید سردار حسین شاہ کے دروازے کے آگے ہے۔ اس کوچہ کے نئے حصہ میں ایک طرف مفتی محمد صادق صاحب کا مکان۔ اور دوسری طرف شیخ رحمت اللہ صاحب کی زمین ہے۔ اور ہر دو کے حقوق دروازہ۔ باری اور گزر پانی وغیرہ کے واسطے برابر ہوں گے۔ اور یہ کوچہ سید خواجہ علی صاحب۔ سید محمد اشرف صاحب۔ سید سردار حسین شاہ و دیگر اصحاب کے گزرنے کے واسطے جو اس محلہ میں ساکن ہیں۔ کھلا رہے گا۔ اللہ تعالےٰ اس نئے گزرگاہ کو سب احمدی بھائیوں کے واسطے موجب رحمت اور برکت بنائے۔ اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب کو جزائے خیر دے جن کی فیاضی سے یہ راستہ کھلوایا جا سکا ہے۔ ۱۷-دسمبر ۱۹۳۶ء سید سردار حسین شاہ اوورسیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوٹے بھائی کے لئے قربانیاں

نہیں کرتا۔ بے شک جب مسند پر بیٹھنے کا وقت آئے تو چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی کو جگہ دے گا۔ اور آپ ایک طرف بیٹھ جائے گا۔ لیکن نوکروں کی طرح وہ جوتیوں میں نہیں کھڑا ہوگا۔ یہی چیز ہے۔ جس کو پھر اسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اور یہی

دنیوی جنت

ہے۔ جب یہ نہ ہو اور لکیریں کھینچ دی جائیں کہ تم برہمن ہو تم کھشتری ہو تم شودر ہو۔ اس وقت محبت اور پیار نہیں رہتا۔ اور جس کا داؤ چلتا ہے دوسرے کو ذلیل کر کے نکال دیتا ہے لیکن جب برادری قائم ہو جائے تو آپس کے تعلقات خراب نہیں ہو سکتے۔ کوئی چھوٹا بھائی یہ کبھی نہیں کہتا کہ میں اپنے بڑے بھائی کو مار دوں۔ کیونکہ گو وہ اپنے

بڑے بھائی کا ادب

کرتا ہے لیکن وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ یہ اپنے سکھ کو میرے لئے قربان کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اگر کچھ چھوٹے ہونے کی قیمت ادا ہو رہی ہے تو کچھ بڑے ہونے کی قیمت بھی ادا ہو رہی ہے۔ چھوٹا سمجھتا ہے کہ گو یہ آگے بیٹھتا ہے اور میں پیچھے بیٹھتا ہوں لیکن جب باپ موجود نہ ہو اس کا فرض ہے کہ کما کر چھوٹے بھائیوں کو پالے۔ یا وہ مصیبت میں ہوں تو یہ انہیں بچانے کے لئے جدوجہد کرے۔ یا باپ کی عدم موجودگی میں ان کا حافظ و نگران ہو۔ پس اس پر جو ادب کی قربانی ہے وہ گراں نہیں گزرتی۔ وہ سمجھتا ہے کہ دونوں ہی اپنے مقام کی قیمت ادا کر رہے ہیں۔ وہ ایک طرح دے رہا ہے اور میں دوسری طرح دے رہا ہوں۔ اسی طرح

میاں بیوی کا تعلق

ہے۔ بیوی کھانا پکاتی ہے اور بظاہر وہ ایک ملازمہ نظر آتی ہے لیکن دوسرے موقع پر اس کا میاں اس کی ہر بات مان رہا ہوتا ہے اور بیوی سمجھتی ہے کہ گو میں اس کا کام کرتی ہوں مگر اس کو بھی میری اطاعت کی قیمت دوسری طرح ادا کرنی پڑتی ہے۔ خاوند اس پر روپیہ خرچ کرتا ہے۔ خاوند اس سے محبت و پیار کرتا ہے اور خاوند اس کی تکلیف میں کام آتا ہے۔ پس بیوی اپنے آپ کو نوکر نہیں سمجھتی۔ بلکہ وہ کہتی ہے کہ اگر اپنے تعلق کی ایک قیمت میں ادا کر رہی ہوں۔ تو میرا خاوند بھی اپنے تعلق کی قیمت ادا کر رہا ہے۔ یہی اخوت کا تعلق ہوتا ہے جس میں تمام انسان ایک دوسرے کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ صرف

عمل کے دائرہ میں اختلاف

ہوتا ہے ورنہ ہوتی برابری ہی ہے۔ یہ چیز ہے جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے اور اس کا ایک ذریعہ تحریک جدید ہے۔ جس میں اپنے ہاتھوں سے کام کرنا۔

کھانے میں سادگی

لباس میں سادگی اور رہائش میں سادگی رکھی گئی ہے۔ اور یہ عارضی چیزیں نہیں بلکہ مستقل چیزیں ہیں۔ اور دوستوں کا فرض ہے کہ جبر سے نہیں بلکہ پیار سے محبت سے سمجھا کر دلائل دے کر لوگوں کو قائل کریں۔ جب یہ باتیں ہماری جماعت کے

قلوب میں راسخ

ہو جائیں گی۔ تو جب احمدیت کو بادشاہتیں ملیں گی۔ اس وقت کے بادشاہ بادشاہ بن کر نہیں بلکہ بھائی بن کر حکومت کریں گے اور جہاں جائیں گے لوگ کہیں گے یہ ہمیں اٹھانے آئے ہیں اور جس جس ملک میں بھی احمدیت پھیلے گی۔ خواہ انگلستان میں پھیلے۔ خواہ جرمن میں یہ وہاں کا نقشہ بدل کر رکھ دے گی۔ اور وہ جابر حکومتیں نہیں ہونگی بلکہ

خادم حکومتیں

ہوں گی۔ اور دنیا کو لوٹنے کے لئے قائم نہیں ہوں گی۔ بلکہ دنیا کو ابھارنے کے لئے قائم ہوں گی اور اس ذریعہ سے پھر اسلام کی شوکت اور اس کی عظمت ظاہر ہو گی۔ پس میں اس مطالبہ کی طرف جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں بلکہ نہایت ہی اہم ہے۔

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کی طرف خاص توجہ کریں

اور اپنے اخلاق کو ایسی طرز پر ڈھالیں کہ وہ نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کے تمام بھائیوں کے لئے رضائے الٰہی کا موجب سکھ کا موجب۔ عزت کا موجب۔ اور نیک نامی کا موجب ہوں۔

نہائت عمدہ موقعہ کی زمین برائے فروخت

ریلوے سٹیشن کے قریب۔ چند ٹکڑے آبادی میں قابل فروخت ہیں۔ نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ خواہشمند احباب قیمت کا تصفیہ براہ راست مجھ سے کریں۔

چودھری عبد الحمید خان بی اے عرق نور۔ قادیان

خوشخبری

جو احباب قادیان میں جائداد زمین یا مکان خرید و فروخت نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ نقشے و اندازے بنوانا نگرانی کا بندوبست وغیرہ وغیرہ کرانا چاہیں وہ ہم سے خط و کتابت کریں۔ انشاءاللہ کام نہایت تسلی بخش کیا جائے گا۔

ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجنیئرس محلہ دارالبرکات ریلوے روڈ قادیان۔

فرزندِ نرینہ

فرزندِ نرینہ کے لئے ہم نے ایک کیمیائی نسخہ حاصل کیا ہے جو حضرت حاجی حکیم الامت طبیب شاہی مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خاص معزز و محترم دوست عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کو تحریر کیا تھا جبکہ جب بھی استعمال کیا گیا بے خطا ثابت ہوا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکیم صاحب کو اس نسخہ پر پورا یقین تھا کیونکہ حضور نے اس نسخہ کے استعمال کیلئے بہت زور دیا ہے چنانچہ حضور کی دستخطی تحریر کا ضروری حصہ بغرض فائدہ عام شائع کیا جاتا ہے

اس جگہ نسخہ لکھا ہوا ہے!

میں تصدیق کرتا ہوں کہ نسخہ نورِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خود میرے گھر میں دیا تھا میرا تجربہ شدہ اور بعض اور لوگوں کو بھی دیا مجرب ثابت ہوا۔ خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ

یہ مجازی نسخہ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون و مقوی دل و دماغ اور مرض اٹھرا دگل گرجانا یا بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ کیلئے بھی اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسلئے ہم نے ان بیوں کیلئے جو اولاد نرینہ کو ترستے یا مرض اٹھرا وغیرہ میں مبتلا ہیں اس نسخہ کے بیش قیمت خاص اجزا کو بڑی کوشش سے مہیا کیا ہے اسکی قیمت سر دست صرف دس روپیہ رکھی جاتی ہے تاکہ خاص و عام فائدہ حاصل کر سکیں

(محصول ڈاک علاوہ ہوگا)

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

ایک روپیہ میں ایک ہزار اشتہار چھپوا لو
کل خرچ معہ قیمت کاغذ

سائز	ایک ہزار	دو ہزار	چار ہزار
۵ ½ × ۸ انچ	۱-۲	[illegible]	[illegible]
۵ ½ × ۹ انچ	۲-۰	۲-۸	۵-۰
۹ × ۱۱ انچ	۳-۸	۵-۰	۱۰-۰

ہر قسم کے نمونے اور نرخ بالکل مفت

کمرشیل سنڈیکیٹ نمبر ۱ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الظفر میں

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی مکمل ہوگئی

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کی کوٹھی جس کی تعمیر آپ نے اس مبارک ارادہ اور خواہش کے ساتھ شروع فرمائی تھی۔ کہ قادیان میں مکان تعمیر کر کے آپ ظاہری لحاظ سے بھی قادیانی یعنی قادیان کے باشندے بن جائیں۔ اور اس کا اظہار اپنی ایک تقریر میں اس طرح فرمایا تھا۔ کہ

"جب مخالفت کرنے والوں نے مجھے ظفر اللہ خاں قادیانی لکھنا اور پکارنا شروع کیا۔ تو یہ تحریک میرے دل میں پورے زور کے ساتھ ہوئی۔ کہ میں اپنا رہائشی مکان قادیان میں بناؤں۔ تاکہ میں ظاہری لحاظ سے بھی قادیانی بن جاؤں"

وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت شاندار شکل میں تکمیل کو پہنچ گئی الحمد للہ اب کے جناب ممدوح جب ۱۷ دسمبر کو تشریف لائے۔ تو اسی میں فروکش ہوئے آپ کی درخواست پر ۱۹ دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کوٹھی میں تشریف لے گئے۔ اس موقع پر سر موصوف نے دو سو کے قریب اصحاب کو کھانے پر مدعو کیا ہوا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ سر موصوف نے تمام اصحاب سے مصافحہ کیا۔ اور بعض سے گفتگو بھی فرمائی۔

ہم اپنی طرف سے اور تمام جماعت کی طرف آنریبل سر ظفر اللہ خاں صاحب اور لیڈی سر ظفر اللہ خاں کی خدمت میں "بیت الظفر" کی تعمیر پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان پر دینی اور دنیوی لحاظ سے بیش از بیش برکات نازل فرمائے۔

آنریبل چوہدری ظفر اللہ خانصاحب علم فتنہ کی مصروفیت

قادیان کے صنعتی اداروں کا معائنہ

قادیان ۲۰ دسمبر۔ آج صبح دس سے لے کر بارہ بجے دوپہر تک آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے بہمراہی جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر امور عامہ اور جناب خان محمد عبد اللہ خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ قادیان کے مختلف صنعتی کارخانجات کا ملاحظہ فرمایا سب سے پہلے آپ "دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ" میں تشریف لے گئے جہاں جناب مولوی عبد المغنی خاں صاحب جناب قاری غلام مجتبےٰ صاحب اور جناب مرزا محمد شفیع صاحب ڈائرکٹران کمپنی و شیخ فیض قادر صاحب جنرل منیجر کمپنی نے آپ کا استقبال کیا۔ جنرل منیجر صاحب نے آپ کے گلے میں مرصع ہار ڈالا۔

آنریبل موصوف مشینوں کا ملاحظہ فرمانے کے لئے کارخانہ کے اندر تشریف لے گئے کارخانہ کی وسعت اور دیگر مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ آپ نے اپنے استعمال کے لئے چند جوڑے جراب خرید فرمائے۔

بعد ملاحظہ جنرل منیجر صاحب کی درخواست پر آپ نے اجازت دی۔ کہ کمپنی کے کارکن آپ کے ساتھ کھڑے ہو کر فوٹو اتروالیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ آنریبل موصوف کارخانہ کے اجراء کے وقت سے ہی ہمیشہ اسی کارخانہ کی جراب استعمال فرماتے ہیں۔

سٹار ہوزری سے روانہ ہو کر آپ یونیورسل فٹ ویر فیکٹری میں تشریف لے گئے۔

خواجہ شمس الدین صاحب مہتمم نے آپ کو مرصع ہار پہنایا۔ فیکٹری کا تیار شدہ سامان بوٹ اور شوز آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

پھر آپ "دار الصناعۃ" میں تشریف لے گئے اور وہاں کی مصنوعات کو دیکھ کر بہت دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے اپنی کوٹھی "بیت الظفر" کا اکثر فرنیچر یہاں سے ہی تیار کرایا ہے۔ اس کے متعلق آپ نے متعلقہ کاریگروں کو ہدایات دیں۔ پھر آپ ہمالہ گلاس ورکس میں تشریف لے گئے۔ جہاں خاں صاحب منشی برکت علی صاحب مینیجنگ ڈائرکٹر معہ اپنے سٹاف کے آپ کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ آپ نے کارخانہ کی تیار کردہ اشیا کو ملاحظہ فرمایا۔ اور کافی دیر تک گلاس انڈسٹری کے متعلق گفتگو فرماتے رہے یہاں سے فارغ ہو کر آپ اپنی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ (نامہ نگار الفضل)

منیر ہاکی ٹورنامنٹ کے تقسیم انعامات

آج فائنل میچ احمدیہ سپورٹس کلب اور کریسنٹ کلب کے درمیان کھیلا گیا۔ جس میں احمدیہ سپورٹس کلب پانچ گولز پر جیت گیا۔ اس میچ میں صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کا کھیل نمایاں طور پر اعلےٰ رہا۔ میچ کے دوران میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب ممبر کامرس اینڈ ریلویز تشریف لائے۔ اور میچ کے اختتام پر جیتنے والی ٹیم اور اعلےٰ کھلاڑیوں کو انعامات تقسیم فرمائے۔ جلسہ تقسیم انعامات تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جس میں ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے پریذیڈنٹ منیر ہاکی ٹورنامنٹ نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد آنریبل چوہدری صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے اور اختتام پر بزبان انگریزی تقریر فرمائی۔ جس میں ٹیموں کو مبارکباد دی اور کھیل کے فوائد بیان کئے ؛

اعمال صالحہ

گذشتہ دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کی تربیت کے واسطے چند خطبات میں گناہ کے پیدا ہونے کے وجوہات ان سے بچنے کی تدابیر اور بعض دیگر نہایت اہم امور بیان فرمائے تھے۔ ان چھ خطبات کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اور حضور نے اس مجموعہ کا نام "اعمال صالحہ" تجویز فرمایا ہے۔ انشاء اللہ احباب جلسہ سالانہ کے موقع پر دفتر تحریک جدید سے حاصل کر سکیں گے۔ چونکہ غرض محض اشاعت ہے۔ لہذا قیمت بھی لاگت کے برابر ہی رکھی گئی ہے۔ یعنی فی کاپی ۲ / ایک درجن کے خریدار سے ۲ / فی کاپی اور ایک سو کے خریدار سے دس روپے۔ احباب کو چاہیئے کہ ابھی سے دفتر تحریک جدید کو مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔ انچارج تحریک جدید

تحریری مناظرہ نہت پور

کتابی صورت میں

پچھلے دنوں شیعان اثناء عشری حضرات سے نہت پور ضلع ہوشیارپور میں ایک تحریری مناظرہ ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظر مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری تھے۔ اور فریق ثانی کی طرف سے مرزا یوسف حسین صاحب لکھنوی اس مناظرہ کو بموجب شرائط مجوزہ کتابی صورت میں مشترکہ خرچ پر چھپوایا گیا ہے۔ چونکہ اس میں معلومات متعلق شیعہ مذہب کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ اور تعداد اشاعت نہایت قلیل ہے۔

لہذا احباب جماعت کو چاہیئے کہ فوراً اپنا آرڈر ارسال کر دیں کتاب کا حجم دو سو صفحات سے زائد ہے۔ قیمت کا اندازہ ۸ فی کاپی تک ہے۔

انچارج تحریک جدید

بتقریب سالانہ جلسہ ... حیرت انگیز

432

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...طوط ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے یا دستی خریدینگے انہیں ایکروپیہ کی چیز آٹھ آنہ پر ملیگی

...نہ جلسہ پر رعایت کے قدرتاً خواہشمند ہوتے ہیں اسلئے ہم تقریب سعید پر حسب ذیل ادویہ میں ۲۵ تا ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء کیلئے نصف کی رعایت دیجاتی ہے

...شم کیلئے اکسیر ہے

...ولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، ...ہا نجنی، رتوند، ابتدائی موتیابند وغیرہ ...لئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور ...ھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو ...، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے ...محصول ڈاک علاوہ۔

...ے خاندان مبارک میں ...قبول ہی لہذا آپکو بھی ...استعمال کرنا چاہیئے

...صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ ...یں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ...تی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت ہی مفید ...تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف ...نے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے ...ی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ ...یقینی طور پر فائدہ ہوا"

...نیا میں ایک ہی مقوی دوا ہی

...ور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے ...ن اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کرلیتے ...صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں ...کا استعمال شروع کردیں، ملیریا بخار کو روکنے اور اس ...کے دور کرنے کیلئے یہ بینظیر چیز ہے، ایکماہ کی ...نچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، ...علاوہ۔

...تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

...سید رشید احمد صاحب ایس اے ایس۔ ...انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں ...یک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ ...ستعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا ...یں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں، براہ کرم ایک شیشی ...ی پی بھیج دیں"

اکسیر اکبر

...نقل ہے، اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل ...شامل ہیں، سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یوسمین وغیرہ ...ائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بیچینی، سستی، اداسی، ذراسے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ دوا بالفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایکماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض کو جس کی عمر ۴۵ سال سے تجاوز کر چکی تھی، اور جسکو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی، آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے،

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بناکر زندگی تلخ کردیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کردیتی ہے، قیمت تین روپے نصف قیمت ایکروپیہ آٹھ آنہ، محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کردیں، جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے، اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے ایک روپیہ، نصف قیمت آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کرلیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے، سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپکے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے، کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑجاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، گٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد، قولنج کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے، ناسور، جلے ہوئے انگوں، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے تریاق، قصہ کوتاہ، قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے، قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے، نصف قیمت ایکروپیہ دو آنہ، محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بینظیر تحفہ، مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی، اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردیگا، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤ گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بینظیر چیز ہے، قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہوجاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھیے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہوجاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں، گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایک سو گولی کی قیمت دو روپے، نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کردیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑجائے، پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہوجاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس بلا سے نجات دلادیں گی، قیمت یکصد گولی دو روپے، نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک تکلیف دہ ہے، مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ، یہ انسان کو زندہ درگور بنادیتا ہے، خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے، ہم نے بڑے تجربے کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرادیتی ہے، قیمت تین روپے، نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے، اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بالفضل خدا تیر بہدف ہے، سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہوجاتے ہیں، یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے، قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہوجاتے ہیں قیمت فی شیشی آٹھ آنے، نصف قیمت چار آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

مچھر پروف

جس کی بو سے مچھر بھاگ جاتا ہے، دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے، نصف قیمت دس آنے، محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی اس کیلئے کندن کا طریقہ علاج شرطیہ طور پر دیگر تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور زیادہ کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس تیر بہدف طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کیلئے نیچے کے پتہ سے رسالہ تپدق کا علاج مفت منگا کر پڑھیں اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کیلئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

قادیان میں ارزاں زمین خریدنے والوں کیلئے ایک عمدہ موقع

اسٹیشن اور محلہ دارالانوار کے درمیان ایک نہایت ہی باموقعہ سات کنال قطعہ زمین قابل فروخت ہے۔ قیمت ۲۶۰ روپیہ فی کنال ہے۔ سارے رقبہ کے خریدار کو رعایت دی جائیگی۔ کوٹھی بنانے یا باغیچہ لگوانے کیلئے نہایت موزوں جگہ ہے۔ آبپاشی کیلئے کنواں بھی چند قدم کے فاصلے پر ہے۔ ایک اور قریبًا ½ ۱۲ کنال کا رقبہ ہے۔ جس کا کچھ حصہ نشیب میں ہونیکی وجہ سے بہت ارزاں مل سکتا ہے۔

خط و کتابت بنام

چوہدری عبدالرحیم مولوی فاضل محلہ دارالعلوم۔ قادیان

بیاض نورالدین

حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اسی سالہ طبی زندگی کے مجربات جلد اول مجلد عہ بے جلد عا

ایشیائی کتب خانہ

قادیان

ص ۱

ایک قابل امداد کھیسوں کا کارخانہ

میرے پاس نہایت ہی اعلیٰ۔ خوبصورت۔ پائیدار مختلف رنگوں اور نمونوں کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔

احباب کرام آرڈر دیکر اپنے بھائی کی امداد کر کے عنداللہ ماجور ہوں

مال حسب منشاء اور رعایتی قیمت پر ارسال کیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ

قاضی غلام حسن احمدی خطیب مسجد احمدیہ۔ مگھیانہ ضلع جھنگ

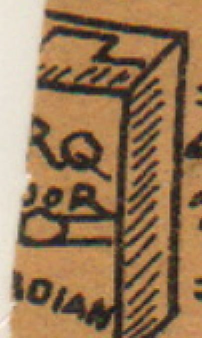

عرق نور (رجسٹرڈ)

قوی الاثر جڑی بوٹیوں کا مرکب ہونیکی وجہ سے

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز کا تیار کردہ

اعضائے رئیسہ کی کھوئی ہوئی قوتوں کو بحال کرنے یا بیکار پٹھوں میں اور نحیف جسموں بجلی پیدا کرنے اور نیم جانوں میں نئی روح پھونکنے کی وجہ سے بے نظیر ثابت ہو چکا ہے

اس کے استعمال سے زرد چہرے سُرخ ہو جاتے ہیں

اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر و معدہ یرقان کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار یا کھانسی پٹھوں اور جوڑوں کے درد جیسے منحوس امراض سے تکلیف ہے۔ تو عرق نور استعمال کے لئے منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔

عورتوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے

اس کا استعمال ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بناتا ہے۔ بانجھ پن اور اٹھرا کیلئے لاجواب دوا ہے۔ قیمت پوری خوراک معہ ناشتہ پانچ روپے (صہ)

عرق نور صرف بیماروں کیلئے ہی نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو بھی آئندہ جملہ امراض سے محفوظ رکھنے کا علی الاعلان مدعی ہے۔

قیمت فی بکس ایک روپیہ دو آنہ (عہ) تین بکس کیلئے تین روپے چھ آنے (سہ)

المشتہر ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز قادیان دارالامان

ضرورت رشتہ

مقامی جماعت کے ایک معزز اور جوان دوست کیلئے جو بی اے ایل ایل بی وکیل اور شریف زمیندار خاندان سے ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو شریف اور مخلص خاندان سے ہو۔ نیز امور خانہ داری اور صفات حمیدہ سے متصف ہو۔ ان کی پہلی بیوی جو سنٹرل پنجاب کے ایک شریف گھرانے سے تھیں فوت ہو گئی ہیں۔ تین صغیر سن بچے موجود ہیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کیجائے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

ڈیرہ غازیخاں

اطلاع

AHMADYYA SUPPLY Co. LTD

جملہ حصہ داران احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کو بعد نماز مغرب ۷ بجے شام کمپنی کا جنرل اجلاس بر مکان مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نیر محلہ دارالفضل منعقد ہوگا۔ بیلنس شیٹ حصہ داران کو بھیجی جا رہی ہے

مینیجنگ ڈائرکٹر دی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرابوں کی خرید میں رعایت و سہولت

ہم سب سے یہی امید کیجاتی ہے۔ کہ ہم تمام اپنے قومی کارخانہ کی ہی جراب استعمال کریں۔ مگر بعض جگہ یہ دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ یا تمام اقسام میں نہیں مل سکتیں۔ اس لئے احباب تک ان کے اپنے کارخانہ کی جراب۔ جو نہایت مضبوط۔ دیدہ زیب و سستی ہیں پہنچانے کی خاطر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۷ء تک ایک درجن کے خریدار کو محصولڈاک **معاف** قیمت بذریعہ محاسب یا بذریعہ وی۔پی

	ٹسری	گرم جراب
قیمتیں۔ مردانہ سائز ۹½ تا ۱۱	= ۳، ۴ر، ۵ر، ۶ر	۱۲ر - ۱۴ر
زنانہ سائز ۸ تا ۹	= ۳ر، ۳ر، ۴ر، ۵ر	۸ر ۱۰ر

ٹسری و گرم سٹاکنگ (لیڈی جراب) و بچگانہ جراب ہر سائز بھی موجود ہے۔

نیز جلسہ سالانہ پر بھی نمائش گاہ میں انشاءاللہ سٹار ہوزری کی جرابوں کی نمائش ہوگی۔ اور **خاص رعایتی قیمتوں پر** پیش خدمت کیجاوینگی۔ اس لئے جن احباب نے جلسہ پر آنا ہو وہ اپنے اور بال بچوں کیواسطے یہیں سے جرابیں خرید فرماویں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دارالامان قادیان میں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک جدید کے ماتحت قوم کے نادار بچوں کو صاحب ہنر اور بیکار افراد کو باکار بنانے کے واسطے جو صنعتی کارخانجات جاری کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک

دی یونیورسل شو فیکٹری قادیان ہے

جس میں بچوں کو بوٹ سازی کا کام سکھانے کیواسطے ہندوستان میں بوٹ سازی کے مرکز آگرہ سے اس فن کے استادوں کو بلا کر مقرر کیا گیا ہے۔ نیز احباب کرام کی ضروریات کو پورا کرنے کے واسطے اس فیکٹری میں ہر قسم کے بوٹ و شوز زنانہ۔ مردانہ و بچگانہ اعلےٰ قسم کے میٹیریل سے نہایت مضبوط اور فیشن ایبل تیار کرائے جاتے ہیں۔ جو کہ ہر حال میں تمام دیگر قسم کے بوٹوں سے اعلےٰ ہیں۔

سیدنا امیرالمومنین کے ارشاد کے ماتحت میٹیریل اعلےٰ اور نرخ کم رکھے گئے ہیں۔ اس لئے اس کوالٹی کے تمام دوسرے بوٹوں سے ارزاں ہیں۔

ارزانی نرخ کی وجوہات:۔ آگرہ میں چمڑا تیار کرنے کا کوئی کارخانہ نہیں جس طرح آگرہ کے کارخانہ داروں کو دوسری جگہ سے مال منگوانا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی براہ راست کارخانجات سے مال منگوا لیتے ہیں۔ دوسرے ہمارے فیکٹری چونکہ نقد خریدتی ہے۔ اس لئے بہ نسبت اُن کے ہمیں مال سستا ملتا ہے۔ ان کا نقطۂ نگاہ زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانا اور ہمارا نصب العین قوم کے بچوں کو باہنر اور باکار بنانا اس لئے ہمیں زیادہ منافع کی ضرورت نہیں۔ آگرہ میں مکانات کے کرایہ گراں ہیں۔ اور یہاں ارزاں۔ ان وجوہات کی بنا پر ہم ان کی نسبت مال اچھا اور ارزاں مہیا کر سکتے ہیں۔

احباب کرام کا فرض

اب احباب کرام کا فرض ہے۔ کہ سیدنا امیرالمومنین کی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اپنے استعمال کیلئے بوٹ بیوی و بچوں کے استعمال کیلئے لیڈی شوز و بوٹ اپنے قومی کارخانہ دی یونیورسل شو فیکٹری قادیان سے منگوائیں۔ جلسہ سالانہ بھی آرہا ہے۔ نیز عیدالاضحیٰ پر پہننے کے واسطے اپنے تمام کنبہ کیواسطے بوٹوں کا آرڈر اس اعلان کو دیکھتے ہی ہمیں ارسال کر دیں۔ تاکہ ٹھیک وقت پر آپ کو بوٹ پہنچ سکیں۔

ہمارا نمائندہ

عنقریب ہی نمونہ جات لیکر دارالامان سے نزدیک کی جماعتوں کے پاس حاضر ہوگا۔ احباب کرام کا فرض ہے۔ کہ ہر طرح سے تعاون کریں۔ اور اپنی ضروریات کے مطابق آرڈر دیکر اپنے قومی ادارہ کی امداد کریں۔ جو کہ سیدنا امیرالمومنین کی عین خوشنودی اور احباب کرام کی بہبودی کا موجب ہوگا۔

نوٹ

ہم اس امر کی کوشش میں ہیں۔ کہ ہر ایک شہر میں کسی مقامی دکاندار کو بطور ایجنٹ مقرر کر دیا جائے۔ جہاں سے ہر قسم کا مال مقامی احباب کو ہر وقت دستیاب ہو سکے۔ مگر ساتھ ہی واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ ہمارا نصب العین کم سے کم منافع ہے۔ لہذا ہم ایجنٹ صاحبان کو کم سے کم کمیشن ہی دے سکیں گے۔ اور چونکہ دکاندار کا مطمع نظر زیادہ سے زیادہ منافع ہوتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ وہ قلیل کمیشن پر قانع نہ رہکر آپ کے قومی کارخانہ کے تیار کردہ مال کی مذمت بیان کر کے وہ بوٹ آپ کے پاس فروخت کرنے کی کوشش کرے جس میں اس کو بہت زیادہ منافع ملتا ہو۔ اس لئے احباب کرام ایسے ایجنٹ صاحب کی ہوشیاری سے آگاہ رہیں۔ اور اپنے ہی کارخانہ دی یونیورسل شو فیکٹری قادیان کے تیار کردہ بوٹ خریدیں۔ جو کہ کوالٹی میں اعلےٰ اور اس لحاظ سے قیمت میں ارزاں ہیں۔ والسلام۔ **مینیجر دی یونیورسل شو فیکٹری۔ قادیان**

پھر ایک سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیے

۲۷ نومبر سے ۵ جنوری تک یہ رعایت دیجائیگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سر درمٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں کمرور کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے۔

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) محافظ جنین اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے دست سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسیاں نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ امام نورالدین شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہوا ہے۔ جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ روپے نصف منگوانے پر ہے اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصول ڈاک۔

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ۔ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسیوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ... ۶ گولی چھ روپے۔ رعایتی چار روپے۔

نعمت الٰہی۔ لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زمان استادی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپیہ رعایتی چار روپیہ علاوہ محصول دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کش گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے اللہ تعالےٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند۔ لگرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کش گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی عہ رعایتی عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں انکی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲/ رعایتی ۸/

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں۔ جس کو ہوتا ہے وہی اسکی تکلیف کو جانتا ہے اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر ٹکڑے ٹکڑے کر کے باریک ہو جاتا ہے اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے اسکے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی عہ

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں انکے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا زیادہ آنا۔ بلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک عہ رعایتی عہ

المشتہر

خاکسار:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پالگھاٹ (مالابار) ۱۷ دسمبر۔ حکومت ٹراونکور نے اعلان کیا ہے۔ کہ سرکاری سکولوں میں مسلم طلبا کو معافی فیس کی جو رعایت دی جاتی ہے۔ نو مسلم طلبا اس سے محروم کئے جائینگے دربار کے اس حکم پر مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ دربار کا یہ حکم محض اس لئے عمل میں آیا ہے۔ کہ تحریک اشاعت کی مخالفت کی جائے۔ کیونکہ حکومت کو یہ فکر دامن گیر ہو رہا ہے۔ کہ ہریجنوں میں قبول اسلام کا سلسلہ شدت اختیار نہ کر جائے۔

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ "مارننگ پوسٹ" کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ عنقریب اس مفہوم کا ایک اعلان شائع کیا جائیگا۔ کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ یکم جنوری ۱۹۳۸ء کے دربار تاج پوشی کے لئے دہلی جائینگے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کا یہ سفر دو ماہ طول کھینچے گا۔ اور وہ صوبجات کا بھی دورہ کریں گے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) محمل کے متعلق حکومت حجاز اور حکومت مصر میں معاہدہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ فواد بے حمزہ وزیر خارجہ حجاز نے اس معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں۔ واضح رہے کہ ۱۹۲۶ء تک حکومت مصر محمل بھیجتی رہی تھی اور اس کی حفاظت کے لئے مصری مسلح فوج کا ایک دستہ بھی محمل کے ساتھ ہوتا تھا۔ ۱۹۲۶ء میں مصری فوج اور سلطان ابن سعود کی فوج میں تصادم رونما ہونے کے بعد سلطان ابن سعود نے محمل کا آنا بند کر دیا تھا۔ جدید معاہدہ میں مرقوم ہے۔ کہ مصری فوج صرف بندرگاہ جدہ تک جائے گی مصر میں بعض اوقاف ایسے بھی ہیں۔ جن کی آمدنی حجاز بھیجی جاتی تھی۔ اس تنازعہ کے بعد حکومت مصر نے اس آمدنی کی ترسیل بند کر دی تھی۔ مگر اب اس آمدنی کو حجاز بھیجا جا سکے گا۔

پٹنہ ۱۷ دسمبر۔ سپیشل مجسٹریٹ اورنگ آباد نے اورنگ آباد (ضلع گیا) کے ہندو مسلم فساد کا فیصلہ سناتے ہوئے ۶ ہندوؤں اور ۱۳ مسلمانوں میں سے ہر ایک کو ۹ ماہ قید سخت اور ۳۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ کل پریوی کونسل کے ۲۰۰ ارکان کے سپاسنامہ وفاداری کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے ملک معظم نے کہا حضرات مجھے یقین ہے۔ کہ جن افسوسناک حالات میں میں تخت نشین ہوا ہوں۔ ان کے پیش نظر آپ کو مجھ سے دلی ہمدردی ہے۔ اپنے بھائی کے فیصلے سے مجھے بہت نقصان پہنچا ہے۔ کیونکہ ان کے چلے جانے سے میں ان کی مخلصانہ دوستی اور مودت سے محروم ہو گیا ہوں۔ جو میں اپنے لئے نہایت بیش قیمت سمجھتا تھا

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملکہ معظمہ جنہیں چند دنوں سے انفلوائنزا کی شکایت تھی۔ رو بصحت ہیں۔ ڈیوک اور ڈچز آف گلوسٹر بھی انفلوائنزا میں مبتلا ہیں۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دار العوام کا صدر (سپیکر) بھی اسی مرض میں مبتلا ہے۔

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریزرو بنک آف انڈیا میں برما کی کرنسی کا انتظام کرے گی۔ اور وہاں بینکنگ کے کاروبار کو چلائے گی۔ اور جب تک گورنر برما کوئی اور انتظام نہیں کرتے۔ برما میں ہندوستانی روپیہ ہی سٹینڈرڈ سکہ سمجھا جائے گا۔

ناگپور ۱۷ دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۱۶ دسمبر کو ایک مسافر گاڑی جو بنگال ناگپور لائن پر سفر کر رہی تھی۔ اس کا انجن پٹڑی سے اتر گیا۔ لیکن کوئی مسافر مجروح نہیں ہوا۔

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ جدید کونسل آف سٹیٹ کا بجٹ سیشن ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء یا اس سے کسی قریبی تاریخ کو منعقد ہوگا۔

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سال نو کے خطابات کی فہرست یکم جنوری کی بجائے یکم فروری کو شائع کی جائے گی۔

لاہور ۱۹ دسمبر۔ گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے احراری لیڈر مولوی عطاء اللہ بخاری پر ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی ہے۔ جس کی رو سے قادیان میں اس کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ نیز حکم دیا گیا ہے کہ وہ قادیان کے نواح میں بھی دو دو میل تک رہائش اختیار نہیں کر سکتا

الہ آباد ۱۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۵۰ فوجی ہوائی جہاز اگلے ہفتے یہاں آئیں گے اور یہاں سے سنگاپور بھیجے جائیں گے۔

پشاور ۱۹ دسمبر۔ گورنر باجلاس کونسل ہدایت کرتے ہیں کہ صوبہ سرحد کے ایکٹ امن عامہ مجریہ ۱۹۳۲ء کے ایڈیشنل اختیارات اضلاع پشاور، کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ہزارہ میں ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء تک نافذ رہیں گے۔

نئی دہلی ۱۹ دسمبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل کی اگزیکٹو کونسل کا ایک اجلاس ۲ جنوری ۱۹۳۷ء کو کلکتہ میں منعقد ہوگا۔

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ پچھلے چند ہفتوں میں انگلستان میں سیلاب اور طوفان سے جو حادثے ہوئے ان کا اندازہ ایک سو کے قریب لگایا جاتا ہے

کراچی ۱۸ دسمبر مہاراجہ صاحب بڑودہ بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے اور تھوڑی دیر قیام کرنے کے بعد اپنے سٹاف کے ہمراہ اسکندریہ روانہ ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب یورپ کی سیر کے لئے جا رہے ہیں۔

لائلپور ۱۸ دسمبر معلوم ہوا ہے گورنر پنجاب ۳۰ جنوری کو پنجاب ایگریکلچر کالج

MODERN EYEWEAR

ولایتی عینکوں کی احمدی دوکان

قادیان میں سالانہ جلسہ پر اپنی آنکھوں کی جملہ تکالیف کیلئے آپ ہماری کمپنی کے لائق و تجربہ کار ڈاکٹر ایم۔ این احمد صاحب (احمدی) آئی سائٹ سپیشلسٹ کی خدمات طلب فرماویں۔ معائنہ چشم کے بعد ہمارے ہاں بالکل صحیح نسخے تجویز کئے جاتے ہیں اور اعلیٰ قسم کی عینکیں تیار ہوتی ہیں احباب فائدہ اٹھائیں۔

دی ماڈرن آئی ویر کمپنی ڈیرہ دون

آپ کے دانت

آپ کی توجہ کے ہر وقت محتاج ہیں کیونکہ آپ کی صحت سے ان کا گہرا تعلق ہے آپ ان کی حفاظت کیجئے۔ دانتوں کے ماہر ہر جگہ میسر نہیں آتے لیکن آپ مطلع رہیں کہ ہماری مشہور رینگل کمپنی کے لائق و تجربہ کار ڈاکٹر بشیر احمد صاحب احمدی ماہر دندان جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان پہنچینگے دانتوں کی تمام شکایات و ضروریات کے متعلق آپ ان سے مشورہ لیں المشتہر مینیجر دی رینگل کمپنی ماہر دندان ڈیرہ دون

باموقعہ زمین کی فروخت

ریلوے سٹیشن سے شہر کی جانب چند قدموں کے فاصلہ پر (منڈی کے بھی قریب ہے) ایک کنال زمین بالمقطع ۶۰۰ روپے میں ضرورت سے مجبور ہو کر فروخت کر رہا ہوں زمین نہایت اچھے موقع کی ہے آگے چل کر اس سے بڑھ کر قیمتی ثابت ہونے والی ہے۔ جو صاحب چاہیں جلد معاملہ طے کرلیں

قاضی اکمل قادیان

بلاغ باغبانی کو زمیندار کیوں پسند کرتے ہیں اسلئے کہ یہ زراعت و باغبانی کا باتصویر رسالہ ہے جو سات سال سے زیر ایڈیٹری پروفیسر جی ایم۔ ملک ایم ایس سی ایگریکلچر (امریکہ) لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ زراعت۔ باغبانی۔ سبزی ترکاری کی کاشت کے لئے لاجواب بستانین کا مرقع۔ چندہ سالانہ (عه) نمونہ کا پرچہ مفت ملنے کا پتہ۔ مینیجر مشیر باغبانی میکلوڈ روڈ لاہور کو ٹھی نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) مسز سمپسن کی واقفیت شاہی خاندان سے نئی نہیں۔ وہ شاہ جارج پنجم کے سامنے بھی پیش کی جا چکی ہیں۔ اور اسی وقت سے ان کی آمد درباری حلقوں میں ہے ؏

(۲) سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم بھی ان سے آج ملنے نہیں لگے۔ بلکہ ابتدائی ۱۹۳۶ء سے ان کے تعلقات مسز سمپسن سے نہایت گہرے تھے۔ حتیٰ کہ امریکن اخبارات میں مسز سمپسن کی طلاق کے وقوعہ سے پہلے یہ مضامین شائع ہو رہے تھے۔ کہ اب مسز سمپسن طلاق لے لیں گی۔ اور غالباً شاہ ایڈورڈ ہشتم سے شادی کر لیں گی۔ وہ دیر سے شاہی دعوتوں میں بلائی جاتی تھیں۔ جن میں خود وزیر اعظم بھی شامل ہوتے تھے۔ وہ اکثر اوقات شاہی قلعہ میں رہتی تھیں۔ اور شاہی موٹر ان کی خدمت پر مامور تھے۔ ان سب واقعات کو انگلستان جانتا تھا۔ آرچ بشپ صاحب جانتے تھے۔ وزیر اعظم جانتے تھے مگر سب خاموش تھے۔ سوال یہ ہے کہ کیوں؟

(۳) مسز سمپسن کو انگریزی عدالت میں طلاق ملی۔ ان کی طلاق کے وقت پولیس کی خاص نگرانی کا انتظام کیا گیا۔ پریس کو فوٹو شائع کرنے سے روک دیا گیا۔ ایک معمولی بروکر کی بیوی کی طلاق پر اس قدر احتیاطیں کیوں برتی گئیں۔ اگر حکومت برطانیہ ان واقعات سے واقف نہ تھی۔ جو شاہی قصر میں رونما ہو رہے تھے۔ تو اسے مسز سمپسن کی طلاق پر اس قسم کی احتیاطیں کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی تھی۔ اور اس نے وہ احتیاطیں کیوں برتیں کیا ایک ڈیوک کی بیوی کی طلاق پر بھی انگلستان میں ایسی احتیاطیں برتی گئی ہیں۔ کیا اس واقعہ کی موجودگی میں حکومت کا کوئی افسر کہہ سکتا ہے۔ کہ اسے صرف امریکہ کے اخبارات سے یہ حالات معلوم ہوئے ؏

(۴) اگست میں بادشاہ سیر کے لئے جہاز پر گئے۔ مسز سمپسن بغیر خاوند کے ساتھ تھیں۔ دنیا بھر کو معلوم تھا۔ کیا اس وقت کسی نے احتجاج کیا؟ اول تو شائع شدہ واقعات سے ثابت نہیں کہ ایسا احتجاج ہوا ہو۔ لیکن اگر کوئی احتجاج ہوا تھا۔ تو وہ ایسا کمزور تھا کہ کسی کو کانوں کان معلوم نہیں ہوا حتیٰ کہ آج اس جھگڑے کے وقت میں بھی اس کا ذکر نہیں کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنے بیان میں صاف تسلیم کیا ہے کہ پہلی دفعہ انہوں نے بادشاہ سے اکتوبر کے آخر میں بات کی ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اگست کے سفر کے موقعہ پر وہ بالکل خاموش رہے۔ وزیر اعظم کہتے ہیں۔ کہ اس کا باعث یہ تھا۔ کہ بہت سے اخبارات کے کٹنگ ان کو بھجوائے گئے تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے بہت پہلے ایسی چہ میگوئیاں شروع تھیں۔ اور یقیناً وہ لوگ حالات سے واقف تھے۔ جو شاہی دعوتوں میں مسز سمپسن کے ساتھ شریک ہوتے تھے۔

آخر یہ جھگڑا شروع ہوتا ہے بشپ آف بریڈفورڈ کی ایک تقریر پر جس میں انہوں نے یہ کہا تھا۔ کہ بادشاہ کو مذہب کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے بشپ کا یہ کہنا تھا کہ شمالی انگلستان کے اخبارات نے سب سے پہلے شور مچایا۔ اور پھر سارے انگلستان نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ بشپ آف بریڈفورڈ نے مسز سمپسن کی شادی کے متعلق اشارہ کیا ہے۔ اور اس معاملہ کے متعلق سختی سے جرح شروع کر دی گئی۔ لطیفہ یہ ہے۔ کہ بشپ آف بریڈفورڈ نے اس مفہوم کا انکار کیا۔ لیکن یہ مخالف اخبارات برابر شور مچاتے گئے۔ کہ نہیں بشپ صاحب اب جھوٹ بول رہے ہیں۔ اصل میں ان کا یہی مطلب تھا۔ اور اس سے بھی زیادہ لطیف بات یہ ہے۔ کہ ایک ہی وقت میں ان کی تعریف بھی کی جا رہی تھی۔ کہ بشپ صاحب نے دلیری میں کمال کر دیا۔ کہ ملک کو اس کی ایک اہم ذمہ واری کی طرف متوجہ کر دیا۔ اور یہ بھی ساتھ کہا جا رہا تھا۔ کہ ان کا بعد کا انکار غلط ہے۔ اور اب وہ صرف پردہ ڈال رہے ہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں وہ باوجود اعلےٰ مذہبی پیشوا ہونے کے جھوٹ بول رہے ہیں۔ کوئی نہیں سوچتا۔ کہ یہ دلیری اور جھوٹ ایک ہی وقت میں کیونکر جمع ہو گئے۔ جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ بشپ بے چارے نے جو کچھ کہا تھا سچ کہا تھا۔ اس کا مطلب مسز سمپسن کی شادی کی طرف اشارہ کرنا نہ تھا بلکہ یہی تھا۔ کہ بادشاہ معظم کو مذہب عیسوی کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے

خدا بھلا کرے کرنل ویجوڈ ممبر پارلیمنٹ کا کہ انہوں نے عین پارلیمنٹ میں اس راز کو فاش کر دیا۔ کہ مسز سمپسن کی شادی تو ایک اتفاقی امر تھا۔ جو پیدا ہو گیا۔ اصل سوال یہی تھا۔ کہ بادشاہ عیسوی مذہب کے پوری طرح قائل نہیں ہیں۔ چنانچہ جب پارلیمنٹ میں مسز سمپسن کی شادی کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ کرنل ویجوڈ صاحب کھڑے ہوئے اور سادگی سے اصل بحث کے متعلق تقریر شروع کر دی۔ اور صاف کہہ دیا۔ کہ صاحبان تاجپوشی کی رسم پر اگر ہمارے پیارے بادشاہ نے مذہبی رسوم ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے تو اس پر ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں۔ تاجپوشی کے معنے صرف تاجپوشی کے ہیں۔ یہ کوئی مذہبی عبادت تو ہے نہیں۔ کہ اگر آرچ بشپ آف کنٹربری نے برکت نہ دی تو بس عبادت خراب ہو گئی۔ اگر ہمارا بادشاہ مذہبی رسم کو غیر ضروری قرار دے کر اس سے منکر ہے۔ تو اس پر اس قدر ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں۔ اور اگر کنٹربری اور یارک کے آرچ بشپ اور ہمارے وزیر اعظم اس کو مذہبی ہتک خیال کرتے ہوئے کارونیشن کی رسوم میں شامل ہونے سے انکار کریں۔ تو ہمیں اس پر بھی بُرا منانے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ یہ ان کا اپنا کام ہے۔ ہمارا حق نہیں۔ کہ جبر کریں۔ اور اُن کی غیر حاضری کے معنی ہرگز یہ نہ لئے جائیں۔ کہ وہ بادشاہ کے وفادار نہیں۔ انہیں غیر حاضری کے باوجود یونہی سمجھا جائے۔ کہ گویا انہوں نے حلف وفاداری لے ہی لیا ہے۔ غرض نہ تو ان رسوم کے ادا کرنے کے انکار پر بادشاہ سلامت کی تخت نشینی میں کوئی کمزوری سمجھی جائے۔ اور نہ ان لوگوں کو باغی سمجھا جائے۔ جو اپنے خاص مذہبی عقائد کی وجہ سے تاجپوشی کی رسم کی شمولیت کو پسند نہ کریں ؏

اس تقریر نے واقعات سے مل کر بالکل واضح کر دیا۔ کہ مسز سمپسن کا واقعہ اصل متنازعہ فیہ امر نہ تھا۔ یہ تو ناراضگی کے اظہار کا ایک اتفاقی موقعہ بہم پہونچ گیا۔ اصل واقعہ یہ تھا۔ کہ جب کارونیشن کی رسوم کی تفصیل طے کرنے والی کمیٹی بیٹھی۔ اور اس نے بادشاہ کے سامنے اپنی رپورٹ رکھی تو بادشاہ نے مذہبی رسم کا حصہ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور صاف کہہ دیا کہ میں اس پر یقین نہیں رکھتا۔ اس لئے مجھے معذور سمجھا جائے۔ جب یہ بات وزراء کو اور پادریوں کو معلوم ہوئی۔ تو انہوں نے اُسے بُرا منایا۔ اور بعض مذہبی وزراء نے اور پادریوں نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ ہم پھر اس تقریب میں شامل نہ ہوں گے چنانچہ آرچ بشپ آف کنٹربری نے صاف انکار کر دیا۔ اور گو ہندوستان کے اخبارات میں یہ بات شائع نہیں ہوئی۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس انکار پر سابق بادشاہ خود موٹر میں بیٹھ کر آرچ بشپ کو ملنے کے لئے گئے اور ان سے اصرار کیا۔ کہ آپ کو میرے مذہبی عقیدہ سے کیا تعلق ہے۔ تاجپوشی کی رسم ایک دنیوی رسم ہے آپ اس میں شمولیت سے کیوں انکار کرتے ہیں۔ مگر وہ اپنے اصرار پر قائم رہے جیسا کہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی کرنے والی تجارتی فرمیں اس وقت نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ریلوے سٹیشنوں پر اشتہارات کے لئے جگہ کے ٹھیکے لے رہی۔ رجسٹرڈ ادویہ پیٹنٹ اغذیہ گھروں میں روزانہ استعمال کی اشیاء وغیرہ وغیرہ کو نمایاں طور پر عام لوگوں کے نوٹس میں لانے کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں لمبے عرصہ کے لئے ٹھیکہ جات رعائتی اجرتوں پر کئے جاتے ہیں ؂

تفصیلات معلوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں

چیف کمرشل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

اپنے آپ کو کمزور نہ ہونے دو

ایک طرف زندگی کی کشمکش بڑھ گئی ہے۔ دوسری طرف بے اعتدالیوں کی طرف موجودہ زمانے کا انسان بڑھ رہا ہے۔ ایسی صورت میں کمزوری بڑھاپا بہت جلد حملہ آور ہوتا ہے۔ اگر عقلمندی سے ضایع شدہ خزانے کو پُر کرنے کا خیال نہ رکھا جاوے اور نہیں تو کم از کم سردیوں میں کچھ مدت کے واسطے تفکرات سے علیحدہ ہو کر تعطیل منا کر صرف صحت کے اصولوں سے اپنے جسم۔ دل و دماغ کو تازہ کرو۔ کوئی نہایت اچھی ٹانک دوائی کھا کر خالی خزانہ کو پُر کرو۔ تاکہ تم کو بہت جلد کفِ افسوس نہ ملنا پڑے۔

کوی ونود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ کی تیار کردہ چند اکسیریں یہاں لکھی جاتی ہیں۔ ان میں سے کسی کو منگوا کر ابھی کھانا شروع کر دو۔

اکسیر ۱۶ تمام اعضاء رئیسہ کو یکساں طاقت دینے والی عجیب دوائی ہے۔ دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ سب کی کمزوری کو دُور کرتی اور جریان۔ سرعت۔ کمزوری کا علاج ہے۔ پیشاب کی سب بیماریوں کو دُور کرتی ہے۔ تیزی اس میں بالکل نہیں ہے قیمت ۴۰ گولی ۱ عہ

اکسیر ۴۴ یہ ایک نہایت اعلیٰ یاقوتی ہے جو کہ سرعت کیواسطے خاص طور پر نافع ہے۔ اور جوانی کی اُمنگوں کے واسطے بے نظیر ہے۔ دل میں خوشی۔ روح میں تازگی پیدا کرتی ہے خوراک ۱، ۱ ماشہ ہے قیمت ۲ تولہ دو روپیہ نمونہ آٹھ آنے ۸ر ؂

اکسیر ۳۰ یہ سفوف ہے جو کہ ویرج کو پیدا کرتا۔ بڑھاتا اور مضبوط قابل اولاد بناتا ہے۔ مغلظ کے ساتھ بھی بھی ہے۔ جریان و احتلام کو دُور کرتا ہے۔ جسم کو موٹا کرتا ہے اور مضبوط بناتا ہے۔ قیمت ایک پاؤ صرف دو روپے (عہ) نمونہ ۸ر ؂

اکسیر ۱ یہ مقوی باہ ہے سُستی۔ کمزوری کو دُور کرتی ہے بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بناتی ہے قیمت ۶۴ گولی چار روپے (للعہ) ۳۲ گولی دو روپے (عہ) نمونہ ۸ر۔ ایک یا دو گولی روزانہ دودھ یا چائے کے ساتھ کھانی کافی ہیں ؂

مکروھوج بٹی ۳ سرعت ... مرد کیواسطے نہایت تجربہ مرض ہے لوگ اسکے واسطے غلط ادویات استعمال کرتے ہیں یہ دوائی مقوی بھی ہے اور دافع سرعت بھی اعلیٰ درجہ کی ہے کوئی نشہ آور مسکر سستی کرنیوالی چیز اسکے اندر شامل نہیں قیمت ۸ گولی ۱ روپے نمونہ ۲ گولی ۱ عہ

طلاء ۱۴ بیرونی نقائص کو دُور کرنے کیلئے بہترین طلاء ہے رگوں پٹھوں کو تقویت پہنچا کر بالکل نئی طاقت بخشتا ہے جو لوگ اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کر چکے ہیں ان کو مقویات کے ساتھ اس کو ضرور استعمال کرنا چاہئے قیمت فی شیشی ۳ روپیہ نصف شیشی تین روپے۔

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ:- امرت دہارا ۲۵ لاہور

المشتہر مینیجر امرت دہارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ - امرت دہارا ڈاکخانہ لاہور

مفصل حالات کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت منگوادیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا (ایڈیٹر غلام نبی)

426
Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہی دنوں ملکہ میری سے بھی آرچ بشپ صاحب کی ایک لمبی ملاقات ہوئی تھی۔ اور واقعات سے اگر نتیجہ اخذ کیا جائے۔ تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ملاقات کی غرض یا تو یہ تھی۔ کہ آرچ بشپ صاحب ملکہ کے ذریعہ بادشاہ پر اثر ڈالنا چاہتے تھے۔ یا ملکہ اپنے بیٹے کے حق میں آرچ بشپ صاحب کو راضی کرنا چاہتی تھیں۔ بہرحال یہ ایک ناقابلِ تردید واقعہ ہے۔ کہ مسز سمپسن کے ساتھ متعلقہ واقعات پر باوجود علم کے خاموشی اختیار کی جاتی تھی۔ لیکن جب وہ دن آگیا۔ جب بادشاہ نے ایک اہم مذہبی رسم ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ تب فوراً مسز سمپسن کے واقعات پر بشپ بریڈ فورڈ کی طرف منسوب کر کے جرح شروع ہوگئی۔ حالانکہ بشپ بریڈ فورڈ مسز سمپسن کے واقعہ کی طرف اشارہ کرنے سے خود انکاری ہیں۔ اور صاف کہتے ہیں۔ کہ میں نے تو یہی کہا تھا۔ کہ بادشاہ مذہب کی طرف پوری طرح متوجہ نہیں۔ اور مذہبی رسوم میں حصہ نہیں لیتے۔ اور اس سے زیادہ میرا منشا نہ تھا۔

بشپ کے اس انکار سے صاف ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے درحقیقت اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا تھا جس کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ لیکن یا تو سکاٹ لینڈ کے اخبارات نے ان کے مضمون کو غلط سمجھا۔ یا مصلحتاً ان کے اشارہ کو نظر انداز کر کے ایک اور امر کی طرف منسوب کر دیا۔ تاکہ اصل مسئلہ زیر بحث نہ آئے۔ کیونکہ دنیا کے سامنے اس حقیقت کا اظہار کہ بادشاہِ انگلستان بعض یا کل رسوم مسیحیت پر یقین نہیں رکھتے۔ ایک ایسی بات تھی جسے پادری مسیحیت کے لئے سخت مضر سمجھتے تھے۔ اور اسے زیر بحث نہیں لانا چاہتے تھے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ آرچ بشپ آف کنٹربری نے اپنے بعد کے اعلان میں اشارتاً بشپ آف بریڈ فورڈ کو تنبیہ کی ہے۔ کہ انہوں نے کیوں اس مسئلہ پر عام مجلس میں روشنی ڈالی۔ اور شاہ ایڈورڈ ہشتم کی دست برداری کے بعد تو انہوں نے واضح الفاظ میں خود ہاؤس آف لارڈز میں کہہ دیا۔ کہ وہ خوش ہیں۔ کہ اب وہ نئے بادشاہ کی تاجپوشی میں بلاضمیر کشی کے شامل ہوسکیں گے۔ جس کے صاف معنے ہیں۔ کہ ان کے دل پر یہ گراں گزر رہا تھا۔ کہ سابق بادشاہ نے تخت نشینی کے موقعہ پر ایک اہم مذہبی رسم کے ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

ان حالات سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مسز سمپسن کے تعلقات پر غصہ حقیقی نہ تھا۔ کیونکہ وہ تعلقات بہت پرانے تھے۔ اصل غصہ بعض لوگوں کو یہ تھا۔ کہ بادشاہ نے ایک مذہبی رسم کو تاجپوشی کے متعلق کیوں منسوخ کر دیا ہے۔ مسز سمپسن کا ذکر بعض اخبارات نے دیدہ و دانستہ اس لئے چھیڑ دیا۔ تاکہ مذہب کا سوال زیر بحث نہ آئے۔ یا بشپ بریڈ فورڈ کی تقریر کو غلط سمجھ کر ایسا کیا۔ اور چونکہ یہ مسئلہ بھی اہم تھا۔ اس نے فوراً ایک اہمیت اختیار کر لی۔

اس تمہید کے بعد میں کہتا ہوں۔ کہ کیا سوال یہ تھا۔ کہ بادشاہ ایک عورت کو قبول کریں۔ یا بادشاہت کے فرائض کو۔ یا یہ تھا۔ کہ بادشاہ ایک ایسے اصل کو اختیار کریں۔ جو بادشاہت سے بھی زیادہ تھا۔ یا بادشاہت کو۔ یقیناً سوال بادشاہت اور عورت کا نہ تھا۔ بلکہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ سوال دو اصول کا تھا۔ پادریوں۔ اور ان کے ہمدردوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہو رہا تھا۔ کہ ایک بادشاہ جسے ڈیفنڈر آف فیتھ کہا جاتا ہے۔ یعنے محافظ عیسائیت۔ اگر وہی بعض مذہبی رسوم کے ادا کرنے سے انکار کر دے۔ تو ملک کی طاقت اور اس کے اتحاد کا کیا باقی رہ جاتا ہے۔ اور بادشاہ کے دل میں یہ سوال تھا۔ کہ جس چیز کو میرا دل نہیں مانتا۔ میں اسے کس طرح حکومت کی خاطر تسلیم کر لوں۔ اس حد تک دونوں فریق اپنے اپنے اصول کی تائید میں جھگڑ رہے تھے۔ اور ہم دونوں میں سے کسی کو ملامت نہیں کر سکتے۔ اور اگر اس امر کے خیال سے کہ یہ جھگڑا کئی صورتوں میں آئندہ بھی ظاہر ہوتا رہے گا۔ بادشاہ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ مسز سمپسن کی بحث کے موقعہ پر ہی اس قضیہ کو ختم کر دینا چاہیئے۔ تو یقیناً انہوں نے ایک اصل کی خاطر قربانی کی۔

ہمیں اس وقت تک نہیں معلوم کہ سابق بادشاہ کے اصل عقائد کیا تھے۔ آیا صرف عیسائیت کے خلاف یا مذہب کے خلاف۔ اس لئے ہم ان کی تردید یا تائید نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ ان کا جو کچھ بھی عقیدہ تھا۔ انہوں نے اس کی خاطر ایک عظیم الشان بادشاہت کو چھوڑنا پسند کیا۔ اور یہ امر یقیناً ایک قربانی ہے۔ اس کا انکار کسی صورت میں نہیں کیا جا سکتا۔ باقی رہا ان کا عقیدہ۔ سو ممکن ہے۔ کہ وہ غلط ہو۔ لیکن ایک غلط عقیدہ کے لئے بھی جو قربانی کی جائے۔ وہ قربانی ہی ہوتی ہے۔ جنہوں نے بتوں کی خاطر جان دی۔ ہم ان کی قربانی کو غلط قربانی کہیں گے۔ لیکن ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ وہ دیانتدار لوگ تھے۔ اور اپنے غلط عقیدہ کے لئے جسے وہ سچا سمجھتے تھے۔ انہوں نے اپنی جان تک قربان کر کے ثابت کر دیا۔ کہ ان کی روح بلندی کے حصول کے لئے بے تاب تھی۔ گو بعض گن ہوں کی شامت کی وجہ سے وہ ہدایت نہ پا سکے۔ اسی طرح سابق بادشاہ کا معاملہ ہے۔ یعنے بوجہ علم نہ ہونے کے ہم ان کے عقائد کی نسبت گو کوئی رائے نہیں ظاہر کر سکتے۔ لیکن اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایک طرف بادشاہت تھی اور ایک طرف ان کے ذاتی عقائد۔ انہوں نے سب سے پہلا موقعہ جو ان کو ملا۔ جس میں وہ بادشاہت کو ترک کر سکتے تھے۔ اسے ضائع نہ کرتے ہوئے تخت سے دست برداری دے دی۔

معاملہ کی اس منزل تک ہم پادریوں پر بھی الزام نہیں لگا سکتے۔ ان کی ایک حکومت تھی۔ اور اس کی مذہبی شکل کو قائم رکھنا ان کا فرض تھا۔ انہوں نے اس حد تک جو کچھ کیا۔ وہ درست تھا۔

اب میں اس معاملہ کو لیتا ہوں۔ جو ذریعہ بن گیا اس جھگڑے کے فیصلہ کا۔ جو اندر ہی اندر چل رہا تھا۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ گو مذہب کا جھگڑا ابھی جاری تھا۔ لیکن بادشاہ نے تخت چھوڑا تو مسز سمپسن کی شادی کے سوال پر ہے۔ پھر اسے قربانی کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول توجیہہ کہ میں لکھ چکا ہوں۔ درحقیقت شادی کے سوال کو اہم مذہبی سوال نے بنا دیا تھا۔ اور اسے بادشاہ بھی خوب سمجھتے تھے۔ پس درحقیقت فیصلہ کی بنا ان اثرات پر تھی۔ جو وہ خیالات پیدا کر رہے تھے۔ جو مذہبی جھگڑے کے نتیجہ میں بادشاہ کے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ دوم یہ کہ اس شادی کا سوال بھی ایک اصولی سوال تھا۔ پادریوں کو اس شادی پر یہ اعتراض نہ تھا۔ کہ مسز سمپسن کے اخلاق اچھے نہیں۔ اس بارہ میں سب لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ اعتراض کی وجہ یہ تھی۔ کہ یہ عورت طلاق یافتہ ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اسے طلاق کس نے دی تھی۔ کیا انگلستان کے اس قانون نے نہیں۔ جسے پارلیمنٹ پاس کر چکی ہے۔ اگر طلاق بُری شے ہے تو پارلیمنٹ نے یہ قانون پاس کیوں کیا تھا؟ اور اگر بُری نہیں۔ تو بادشاہ کی شادی پر اعتراض کیوں تھا۔ اور کس قانون کے ماتحت تھا؟ یہ امر بارہا واضح ہو چکا ہے۔ کہ سابق بادشاہ قانون کے مطابق شادی کرنے کا پورا اختیار رکھتے تھے اگر یہ بات ہے۔ تو پھر یہ کہنا کہ بادشاہ نے بادشاہت کو ایک عورت کی خاطر چھوڑ دیا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ مقابلہ تو ان دو چیزوں کا ہوتا ہے۔ جو ایک وقت میں جمع نہ ہو سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب قانون بادشاہ کو شادی کا پورا اختیار دیتا تھا۔ تو پھر شادی کی خاطر انہوں نے تخت کو کس طرح چھوڑا؟ غرض سوال یہ نہ تھا کہ بادشاہ شادی کریں یا تخت پر رہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور سوال تھا جس کی وجہ سے بادشاہ کو یہ طریق اختیار کرنا پڑا۔ اور وہ سوال یہ تھا۔ کہ ان پر یہ زور ڈالا جاتا تھا۔ کہ اگر ایک مطلقہ عورت سے آپ نے شادی کی۔ تو ملک کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے۔ جو لوگ طلاق کے قائل نہیں۔ وہ اس کی برداشت نہ کر کے حکومت سے الگ ہو جائیں گے۔ اور خصوصاً آئرلینڈ اور کینیڈا کا نام لیا جاتا تھا۔ کہ ان میں کثرت رومن کیتھلکوں کی ہے۔ جو طلاق کو نہیں مانتے۔ اگر ایسی شادی ہوئی تو وہ ناراض ہو جائینگے

بادشاہ کا نقطۂ نگاہ یہ تھا۔ کہ جب ملک نے طلاق کو جائز قرار دے دیا ہے۔ تو بادشاہ اور غیر بادشاہ میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ میں اگر اپنا جائز حق استعمال کرتا ہوں۔ تو کسی کو اس پر ناراضگی کیوں ہو۔ آخر میں اپنے اس فعل سے ملک کو کیا نقصان پہونچاتا ہوں۔ وزراء کا جواب یہ تھا کہ شادی کے متعلق آپ کا اختیار ہے۔ مگر ہم آپ سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر آپ نے یہ شادی کی تو ملک کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے۔ خود ہمارے ملک میں بھی گو قانون طلاق پاس ہو چکا ہے۔ مگر پادری اسے صحیح تسلیم نہیں کرتے۔ پس ملک میں بھی اور ملک کے باہر بھی فساد ہو جائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اگر سابق بادشاہ ایام بادشاہت میں یہ شادی کرتے تو ضرور فساد ہو جاتا۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بادشاہ کے خلاف شور کرنے والے لوگ تھوڑے ہوتے اور بادشاہ کی تائید کرنے والے زیادہ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ملک کے مقبول اخبار جو پچاس پچاس لاکھ شائع ہوتے ہیں۔ سب بادشاہ کے حق میں تھے۔ اور بعض ممبران پارلیمنٹ نے تو پارلیمنٹ میں صاف کہہ دیا تھا۔ کہ اگر بادشاہ نے شادی کی۔ اور ملک سے رائے لی گئی۔ تو ملک بادشاہ کے حق میں رائے دے گا۔ اور اس وقت بھی جو ملک میں سابق بادشاہ کے خلاف عام ناراضگی ہے وہ اس وجہ سے نہیں۔ کہ انہوں نے عورت کی خاطر بادشاہت چھوڑی۔ بلکہ اکثریت کو یہ ناراضگی ہے کہ کیوں انہوں نے شادی نہ کر لی۔ اور ہم پر اعتبار نہ کیا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سابق بادشاہ نے پھر کیوں شادی نہ کی اور بادشاہت سے دست بردار ہو گئے۔ یا پھر کیوں تخت چھوڑا اور شادی کا خیال نہ چھوڑا۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بادشاہ کو یہ یقین ہو چکا تھا۔ کہ اگر تخت پر رہتے ہوئے میں نے شادی کی۔ تو ملک میں فساد ضرور ہو گا گو اکثریت میرے ساتھ ہو گی۔ لیکن پھر بھی ایک زبردست اقلیت مقابلہ پر کھڑی ہو جائے گی۔ اور اسی طرح بعض نوآبادیاں بھی شورش پر آمادہ ہو جائینگی بادشاہ نے آخری جدوجہد یہ کی کہ وزراء سے کہہ دیا۔ کہ آپ لوگوں کو ایک مطلقہ عورت کے ملکہ ہونے پر ہی اعتراض ہو سکتا ہے۔ سو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔ کہ ایک خاص قانون بنا دیا جائے کہ میری بیوی ملکہ نہ ہو گی لیکن وزارت نے اس سے بھی انکار کیا۔ پس صورت حالات یہ پیدا ہو گئی۔ کہ ایک طرف تو اس مشکل کا واحد حل کہ بادشاہ کی بیوی ملکہ نہ ہو۔ وزارت نے مہیا کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری طرف بادشاہ دیکھ رہے تھے کہ میرے سامنے دو چیزیں ہیں۔ ایک طرف ملک نہیں۔ بلکہ ملک کی ایک اقلیت کی خواہش کہ ایک مطلقہ عورت سے شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور دوسری طرف یہ سوال کہ ایک عورت جو مجھ سے شادی کے لئے تیار ہے۔ اور جس سے شادی کا میں وعدہ بھی کر چکا ہوں۔ اس کو اس وجہ سے چھوڑ دوں کہ چونکہ تو مطلقہ ہے۔ اس لئے میرے ساتھ شادی کے قابل نہیں۔ ایک طرف ایک اقلیت ہے جسے قانون کوئی حق نہیں دیتا۔ اور دوسری طرف ایک ایسے وجود کو زیر الزام لاکر چھوڑنا ہے۔ جسے قانون شادی کا حق بخشتا ہے۔ یقیناً ایسی صورت میں بادشاہ کے لئے ایک ہی راستہ کھلا تھا۔ کہ وہ اس کا ساتھ دیتے جس کے ساتھ قانون تھا۔ لیکن چونکہ ایسا کرنے میں ملک میں فساد کا اندیشہ تھا۔ انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ میں اس عورت کی بے عزتی نہیں ہونے دوں گا۔ جس سے میں نے وعدہ کیا ہے۔ اور میں ملک میں فساد بھی نہیں ہونے دوں گا۔ پس ان دونوں صورتوں کے پیدا کرنے کے لئے میں وہ قدم اٹھاؤں گا۔ جس کے اٹھانے کے لئے غالباً بہت سے لوگ تیار نہ ہوں گے۔ یعنی میں بادشاہت سے الگ ہو کر ملک کو فساد سے اور اپنی موعودہ بیوی کو ذلت سے بچا لونگا اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ان حالات میں یہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ملک کو ایک عورت کی خاطر چھوڑ دیا۔ اگر ملک کی اکثریت کا مطالبہ یہ ہوتا کہ وہ اس عورت کو چھوڑ دیں۔ یا قانون کا مطالبہ یہ ہوتا کہ وہ اس عورت کو چھوڑ دیں۔ تو بیشک ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ بادشاہ نے ایک عورت کی خاطر ملک کو چھوڑ دیا۔ مگر ملک کی اکثریت بادشاہ کی تائید میں تھی جس کا ثبوت مقبول پریس کی تائید سے اور ان مظاہرات سے ملتا ہے۔ جو ان دنوں کئے گئے۔ اور قانون بھی ان کی تائید میں تھا۔ کیونکہ قانون نے طلاق کو جائز قرار دے کر مطلقہ عورت کی حیثیت کو سوسائٹی میں قائم کر دیا ہے۔ پس جب ملک اور قانون بادشاہ کی تائید میں تھے تو ثابت ہوا کہ بادشاہ نے ملک کو عورت کی خاطر نہیں چھوڑا۔ بلکہ ملک کو فساد سے بچانے کے لئے اور قانون کی عزت کے قیام کے لئے اور اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے بادشاہت کو چھوڑا۔ اور یہ یقیناً ایک قربانی ہے۔ اور اس معاملہ میں ان پر اعتراض کرنے والے پادری یقیناً غلطی پر تھے اور ہیں۔

کیا یہ بات سمجھنی ہمارے لئے مشکل ہے کہ ان پادریوں کی نیت ہرگز درست نہیں ہو سکتی۔ جو اس وقت تک تو خاموش رہے۔ جب تک کہ بادشاہ کے تعلقات خواہ محدود طور پر لیکن آزادانہ طور پر مسز سمپسن سے قائم تھے۔ لیکن جب وہ اس سے شادی کرنے لگے۔ اور اپنے تعلق کو قانون اور اخلاق کی حدود میں لانے لگے۔ تو ان پادریوں نے شور مچا دیا کہ بادشاہ کا یہ فعل ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جس عورت کا پہلا خاوند زندہ ہو۔ وہ ہماری ملکہ کیونکر ہو سکتی ہے۔ بعض نادانوں نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ بادشاہ چاہیں تو پرائیویٹ تعلقات اس عورت سے رکھ سکتے ہیں لیکن شادی کر کے مطلقہ عورت کو عزت بخشنا ان کے لئے جائز نہیں۔ کیا ایسے لوگوں کی باتوں کو ہم معقول کہہ سکتے ہیں۔

غرض گو پہلے اور اصل جھگڑے میں جو مذہب کے متعلق تھا بادشاہ اور پادری دونوں ہی قانون اور فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے حق پر تھے لیکن مسز سمپسن کی شادی کے سوال میں صرف بادشاہ حق پر تھے۔ اور ان پر اعتراض کرنے والے ملک کی اکثریت اور ملک کے قانون کے خلاف چل رہے تھے۔ اگر سابق بادشاہ بادشاہ رہتے ہوئے یہ شادی کر لیتے تو قانون یقیناً ان کی طرف ہوتا۔ ملک کی اکثریت یقیناً ان کی طرف ہوتی۔ لیکن فساد ضرور ہوتا۔ اور اسی سے بچنے کے لئے انہوں نے تخت کو چھوڑ دیا۔

ہمارے لئے تو یہ سوال ایک اور طرح بھی اہم ہے۔ اور وہی اس وقت میرے مضمون لکھنے کا موجب ہوا ہے اور وہ یہ کہ اس واقعہ سے ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ اور آپ پر لگائے جانے والے اعتراضوں میں سے ایک اعتراض دور ہوا ہے۔ پیشگوئی تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں عیسائیت آپ ہی آپ پگھلنی شروع ہو جائے گی۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو گا۔ کہ مسیحیت کی نمائندہ حکومت میں یعنی دنیا کی اس واحد حکومت میں جس کے بادشاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو محافظِ عیسائیت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایسے تغیرات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ اس کے ایک نہایت مقبول بادشاہ نے مسیحیت کی بعض رسوم ادا کرنے سے اس وجہ سے انکار کر دیا۔ کہ وُہ ان پر یقین نہیں رکھتا۔ اور اعتراض جس کا ازالہ ہُوا ہے۔ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے طلاق کو جائز قرار دیا۔ اور مطلقہ عورتوں سے شادی کی۔ کیونکہ دُنیا نے دیکھ لیا۔ کہ طلاق کی ضرورت اب اس شدت سے تسلیم کی جاتی ہے۔ اور مطلقہ عورت کی عزت کو جبکہ وُہ اخلاقی الزام سے متہم نہ ہو اس صفائی سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ بادشاہ اس سوال کو حل کرنے کے لئے اپنی بادشاہت تک کو ترک کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

ایک برطانوی مسلمان کا دل اس وقت کس طرح خوشی سے اچھل رہا تھا جبکہ وُہ گزشتہ واقعات کو پڑھتے ہُوئے یہ دیکھتا تھا۔ کہ عیسائیت کے خلاف وُہی نہیں۔ بلکہ اس کا بادشاہ بھی لڑ رہا ہے۔ اور اسلام کے کمینہ دُشمن کے اعتراض کو وُہی دُور نہیں کر رہا۔ بلکہ اس کا مسیحی کہلانے والا بادشاہ بھی اس اعتراض کی لغویت ثابت کرنے کے لئے اپنے تخت کو چھوڑنے کو تیار ہے:۔

پادری سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ اس جنگ میں کامیاب رہے ہیں۔ لیکن ایڈورڈ کی قربانی ضائع نہیں جائے گی۔ کیونکہ وُہ پیشگوئیوں کے ماتحت ہُوئی۔ یہ بیج بڑھے گا۔ اور ایک دن آئے گا۔ کہ انگلستان نہ صرف اسلامی تعلیم کے مطابق طلاق کو جائز قرار دے گا۔

بلکہ دوسرے مسائل کے متعلق بھی وُہ اسلامی تعلیم کے مُطابق قانون جاری کرنے پر مجبُور ہوگا۔ بادشاہ آخر کیا ہوتا ہے؟ ملک۔ اور قوم کا خادم۔ اور خادم اپنے آقا کے لئے جان دیا ہی کرتے ہیں۔ ایڈورڈ نے اپنی قربانی دے کر آئندہ عمارت کی پہلی اینٹ مہیا کی ہے۔ اس کے بعد دُوسری اینٹیں آئیں گی۔ اور ایک نئی عمارت تیار ہوگی۔ جس پر انگلستان بجا طور پر فخر کر سکیگا:۔

خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ شاہ ایڈورڈ کے آخری ایّامِ حکومت میں ان کے خیالات کی رَو کس طرف کو جا رہی تھی۔ لیکن جو کچھ واقعات سے سمجھا جا سکتا ہے۔ وُہ یہی ہے۔ کہ وُہ خیال کرتے تھے۔ کہ مجھے اپنے ملک کے مذہب سے پُوری طرح یا جزوی طور پر اختلاف ہے۔ بعض بڑے پادریوں کو مجھ سے شدید اختلاف پیدا ہو چکا ہے۔ جب وُہ ایک ایسے امر سے مجھے روک رہے ہیں۔ جس کی قانون اجازت دیتا ہے۔ تو کل وُہ مجھ سے اور کیا کچھ مطالبہ نہ کریں گے۔ اس وقت ملک میرے ساتھ ہے۔ ممکن ہے۔ کل کوئی ایسا سوال پیدا ہو۔ کہ ملک بھی میرے خلاف ہو۔ پھر ان حالات میں کیوں ملک کی اکثریت کی خاطر میں اپنے وعدہ کو ترک کروں۔ اور ایک عورت کو دُنیا بھر میں اس الزام سے مطعون کروں۔ کہ دیکھو۔ یہ وُہ عورت ہے جس سے ایڈورڈ نے اس وجہ سے شادی نہ کی۔ کہ وُہ مطلقہ تھی۔ پس کیوں نہ میں اس جھگڑے کا آج ہی خاتمہ کر دُوں اور ملک کو آئندہ فسادات سے بچا لوں

اس کے برخلاف وُہ پادری جو سابق بادشاہ کی مخالفت کر رہے تھے۔ ان کے خیالات کی رَو یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ بادشاہ مذہب عیسویت سے متنفر معلُوم ہوتا ہے۔ آج موقعہ ہے۔ آئرلینڈ اور کینیڈا کیتھولک مذہب کے زور کی وجہ سے مسئلہ طلاق میں متعصب بھی ہیں۔ اگر اس وجہ سے ہم بادشاہ کا مقابلہ کریں۔ تو جن دو نتائج کے نکلنے کا امکان ہے۔ دونوں ہمارے حق میں مفید ہوں گے۔ اگر بادشاہ دب گئے تو آئندہ کو ہمارا رعب قائم ہو جائے گا۔ اور اگر بادشاہ تخت سے الگ ہو گئے۔ تو ہمارے راستہ سے ایک روک دُور ہو جائے گی:۔

خیالات کی ان دونوں رَوؤں کا مقابلہ کر لو۔ اور پھر سوچ لو۔ کہ کیا یہ کہنا درست ہے۔ کہ "آہ (ایڈورڈ ہشتم پر) کس قدر افسوس ہے۔ آہ کس قدر افسوس ہے"۔ یا یہ کہنا درست ہے۔ کہ ان پادریوں پر جنہوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ ایک خادمِ قوم اور مخلص بادشاہ کو باوجود اس کے کہ قانون اس کے حق میں تھا۔ تخت سے علیحدہ ہونا پڑا۔ افسوس ہے۔ آہ کس قدر افسوس ہے:۔

خلاصہ یہ کہ بادشاہ کے ساتھ بعض لوگوں کا (انگلستان کا نہیں) جھگڑا اُوہ نہیں تھا جو بعض ناواقف لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ مذہب۔ اور قانون کے احترام کا جھگڑا تھا۔ بادشاہ اپنے منفرد مذہب پر اصرار کرتے تھے۔ اور پادری قومی مذہب پر۔ (حالانکہ قومی مذہب مذہب نہیں۔ سیاست ہے۔ جبکہ اس کا اثر اصولی مسائل پر بھی پڑتا ہو) اور بادشاہ قانون کا احترام کرتے ہُوئے قانون پر عمل کرنے کو تیار تھے

لیکن ان کے مخالفوں کا یہ اصرار تھا۔ کہ یہ قانون دکھاوے کے لئے ہے۔ عمل کرنے کے لئے نہیں۔ قانون طلاق کی اجازت دیتا ہے۔ مگر مذہب نہیں۔ بادشاہ چونکہ مسیحیت کے کلی طور پر۔ یا جُزوی طور پر قائل نہ رہے تھے۔ انہوں نے قانون پر زور دیا۔ جو اُن کی ضمیر کی آواز کی تصدیق کرتا تھا۔ اور آخر ملک کو فساد سے بچانے کے لئے تخت سے دست برداری دے دی:۔

بعض احباب جو ایک حد تک واقعات کی تہہ کو پہونچے ہیں۔ ان حالات کو دیکھتے ہُوئے کہتے ہیں۔ زندہ باد ایڈورڈ۔ یہ بھی درست ہوگا۔ مگر میں تو ان حالات کے محرکات کو دیکھتے ہُوئے یہی کہتا ہوں:۔

محمّد زِندہ باد! زِندہ باد محمّد۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

خاکسار

میرزا محمود احمد

(۲۰- دسمبر ۱۹۳۶ء)

جلسہ سالانہ پر حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی سے احمدی خواتین کی مُلاقات کا انتظام

چونکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمزور ہے۔ اس لئے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والی بہنوں کی آپ سے ملاقات کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ جو ایک بجے سے لے کر تین بجے تک ہوگا لہٰذا بہنوں سے التجا ہے۔ کہ وقت کی پابندی اور کم سے کم وقت میں ملاقات کر کے منتظمات کو شکریہ کا موقعہ دیں۔ نیز حضرت موصوفہ سلمہا اللہ کی کامل صحت کے لئے دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس بابرکت وجُود کو ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ آمین۔ ثم آمین:۔

(نوٹ) ہر ایک بھائی کا فرض ہے۔ کہ وُہ یہ اعلان اپنے گھر میں پہونچا دے اور اپنے گھر کی مستورات کو سمجھا دے۔ کہ وُہ السلام علیکم کے سوا حضرت ام المومنین سے باتیں نہ کریں تا کہ آپ کو تکلیف نہ ہو:۔

(منتظمہ جلسہ سالانہ احمدی خواتین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کو جلسہ سالانہ میں بکثرت شریک ہو کر دارالامان کے فیوض و برکات سے حصہ لینا چاہیے

تحریک جدید کے وعدوں کے اختتام کا وقت ہندوستان کیلئے ۳۱ جنوری اور بیرون ہند کی جماعتوں کیلئے آخر جون ہے

سادہ زندگی اختیار کرو کہ یہ اُس اسلامی تمدن کا نقطہ مرکزی ہے جسے اسلام دُنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- پہلے تو میں

باہر کے دوستوں کی توجہ

کے لئے اس امر کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سال چندوں میں کئی رنگ میں زیادتی ہوئی ہے۔ اور اتنی زیادتی ہوئی ہے۔ کہ سلسلہ کی تاریخ میں اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ مثلاً

تین تحریکیں

خصوصیت سے اس سال نہایت اہم ہوئی ہیں۔ ایک تو دوستوں میں یہ تحریک کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنا حصہ وصیت یا عام چندہ پہلے سے زیادہ کر دیں۔ اس پر بعض دوستوں نے دسواں حصہ دینے کی بجائے نواں حصہ دینا شروع کر دیا ہے اور بعض نے نواں حصہ دینے کی بجائے آٹھواں حصہ دینا شروع کر دیا ہے۔ اور بعض نے اس سے بھی زیادہ۔ اسی طرح جو دوست پہلے چار پیسے فی روپیہ چندہ دیا کرتے تھے۔ انہوں نے اب پانچ پیسے فی روپیہ کے حساب سے چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ اور بعضوں نے اس سے بھی زیادتی کی ہے۔ گویا چندہ عام کو مدِّنظر رکھتے ہوئے جو چندہ دوست پہلے دیتے تھے۔ کم سے کم اس کا سوایا انہوں نے کر دیا ہے۔ اور اس طرح

۲۵ فی صدی زیادتی

ہوگئی ہے۔ پھر اس سال جلسہ سالانہ کے چندہ کے علاوہ مساجد اور مہمانخانہ کے لئے بھی چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ اور یہ چندہ بھی پہلے سالوں میں نہیں تھا۔ علاوہ ازیں اس سال تحریک جدید کے چندہ کے متعلق میں نے تحریک کی ہے کہ دوست پہلے سالوں سے زیادہ دیں اور گو یہ تحریک اختیاری ہے۔ لیکن پھر بھی جماعت کی ایک معقول تعداد اس میں حصہ لیتی ہے۔ اور جماعت کے ایک حصہ کی مالی حالت پر ضرور اس کا اثر پڑتا ہے۔ اور ایسے دوستوں سے جب خواہش کی گئی ہے۔ کہ وہ

پہلے سالوں سے زیادہ چندہ

دیں۔ تو جو لوگ اس پر لبیک کہیں گے۔ یقیناً ان کے اموال پر پہلے سے زیادہ بوجھ پڑے گا۔

غرض اس سال کئی تحریکیں اکٹھی جمع ہوگئی ہیں۔ اور یہ سال ہماری جماعت کے لئے ایک

خاص آزمائش کا سال

ہے۔ پس میں ڈرتا ہوں۔ کہ جماعت کے بعض دوست اس خیال سے کہ مالی بوجھ اس سال ان پر بہت زیادہ پڑا ہے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنے میں کوتاہی کر جائیں پس میں دوستوں کو کہتا ہوں۔ کہ وہ اس سال کو اپنا ایک ابتلائی سال سمجھ لیں۔ کہ جس میں خدا تعالےٰ نے انہیں

خصوصیت سے زیادہ قربانیاں کرنے کا موقعہ

دیا ہے۔ اور خیال رکھیں۔ کہ جہاں انہوں نے باقی قربانیاں کی ہیں۔ وہاں ایک قربانی یہ بھی کر لیں۔ کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر ان دنوں کے فیوض و برکات سے حصہ لیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو اہم مجبوریوں کی وجہ سے نہ آسکیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہماری جماعت کے سارے لوگ جلسہ سالانہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ لیکن کچھ تعداد ایسے لوگوں کی ضرور ہے۔ جو ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آتے ہیں۔ اور باقی لوگ ایسے ہیں جن میں سے باری باری ہر سال ایک دو فی صدی آجاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ضرورت کے موقعہ پر سلسلہ کے لئے زائد بوجھ اٹھانیوالے زیادہ تر وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو پہلے ہی زیادہ قربانیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر

چندوں کی زیادتی کی فہرست

دیکھی جائے۔ اور ان لوگوں کی فہرست دیکھی جائے۔ جنہوں نے اپنی وصیت میں اضافہ کیا۔ تو معمولی نظر سے ہی معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے چندہ تحریک جدید بھی زیادہ دیا ہے۔ درحقیقت قربانی کی بھی ایک روح ہوتی ہے۔ جس میں پیدا ہو جائے۔ اس سے سب کام کرا لیتی ہے۔

دل کی گرہ

جس وقت اللہ تعالےٰ کھول دیتا ہے تو پھر اس کا نشان ہر جگہ مل جاتا ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ ابوبکرؓ نے کہا ٹھیک ہے۔ میں آپ کو اللہ تعالےٰ کا نبی مانتا ہوں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں

428
Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کے لئے چندہ کی ضرورت

ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ مال دیں۔ ابوبکر رضؓ نے اپنا سارا مال لاکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور کہا ٹھیک ہے۔ خدمت دین کا یہی موقع تھا۔ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے

لڑائی کا حکم

ہوا ہے۔ ابوبکر رضؓ تلوار باندھ کر آ گئے اور عرض کیا۔ چلئے میں تیار ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سابقہ حکم کے بالکل الٹ صلح حدیبیہ کے موقع پر فرمایا ہے۔ ہمارا منشا ہے کہ ہم لڑائی نہ کریں بلکہ صلح کر لیں۔

سب کے ماتھے پر شکن آئے

یہاں تک کہ عمر رضؓ کے ماتھے پر بھی۔ مگر ابوبکر رضؓ نے کہا ٹھیک ہے یونہی ہونا چاہیئے۔ اور صلح ہی بہتر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضؓ کی روحانیت کی گرہ کشائی ایسی کر دی تھی کہ جو آواز بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آتی وہ کہتے یہی ہونا چاہیئے۔ ایک اور شخص کا حال بھی حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا وہ مومن نہیں تھا۔ اس نے آپ کا نام لے کر کہا کہ آپ نے میرے کچھ روپے دینے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تو میں نے ادا کر دئے تھے۔ اس نے کہا نہیں مجھے کوئی ادا نہیں ہوئے۔ اس پر ایک صحابی رضؓ کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ آپ نے روپے ادا کر دئے ہیں۔ اس شخص کا خیال تھا کہ

روپوں کی ادائیگی

کا کوئی گواہ نہیں ہوگا۔ لیکن جب ایک صحابی رضؓ نے گواہی دے دی تو چونکہ وہ جھوٹ بول رہا تھا اور ناجائز طور پر تقاضا کر رہا تھا اس لئے اس نے مان لیا اور کہنے لگا ہاں مجھے یاد آ گیا ہے آپ نے مجھے روپے دے دئے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیرت سے اس صحابی رضؓ کی طرف دیکھا۔ اور فرمایا تم اس موقعہ پر کب تھے۔؟ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے وہاں ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ روز کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے آسمان سے مجھ پر وحی نازل کرتا ہے اور میں اسے مان لیتا ہوں۔ کیا میں اس وقت

آسمان پر موجود

ہوتا ہوں۔ اسی طرح جب آپ کہتے ہیں کہ میں نے روپیہ ادا کر دیا ہے تو میں اس کی بھی گواہی دے سکتا ہوں۔ دیکھو چونکہ اس صحابی کی گواہی ایمانی طاقت کے ساتھ تھی۔ اس کا دشمن پر بھی اثر ہوا۔ اور اس نے تسلیم کر لیا کہ میری ہی غلطی تھی تو یہ

صرف دل کی گرہ کھلنے کی دیر ہوتی

جس وقت اللہ تعالیٰ کسی انسان کے دل کی گرہ کھول دیتا ہے تو ہر بات میں اس کے لئے آپ ہی آپ راہنمائی نکلتی آتی ہے تو میں سمجھتا ہوں ان اخراجات کے ساتھ دوستوں کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ جلسہ سالانہ پر آنے کا بھی ایک زائد خرچ ہے جو انہیں برداشت کرنا پڑے گا۔ بلکہ اس سال رمضان بھی ختم ہو چکا ہے۔ گذشتہ تین سالوں میں رمضان کے ایام میں دوسرے لوگوں کو ساتھ لانا مشکل ہوا کرتا تھا۔ کیونکہ ہم جو

جلسہ سالانہ کی مذہبی اہمیت

سمجھتے ہیں۔ غیر احمدی نہیں سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم جلسہ پر جا کر رمضان کیوں خراب کریں۔ مگر اب رمضان کا مہینہ گزر چکا ہے اور جلسہ غیر رمضان میں آئیگا۔ دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے ایسے رشتہ دار یا دوست جو گو احمدی نہیں۔ لیکن شریف اور دیانتدار ہیں انہیں بھی ساتھ لائیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ ان لوگوں کی مثال پر عمل نہ کیا جائے جو دوسروں کو اپنے ساتھ لانے کے شوق میں ایسے لوگوں کو بھی لے آتے ہیں جو

سلسلہ کے شدید مخالف

ہوتے ہیں اور جن کی غرض فتنہ و فساد ہوتی ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایسے لوگوں کے لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر اور مواقع پر وہ قادیان آئیں تو انہیں بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن جلسہ کے موقع پر ایسے ہی لوگوں کو ساتھ لانا چاہیئے جو

شریف الطبع اور تحقیق کا شوق رکھنے والے

ہوں۔ کیونکہ ان دنوں تمام لوگ مشغول ہوتے ہیں اور صرف وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو جلسہ سالانہ سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ جو لوگ

شوخ طبع اور چالاک

ہوں۔ ان کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان سے پرائیویٹ ملاقاتیں کی جائیں اور بحثیں کی جائیں اور چونکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ان باتوں کے لئے فرصت نہیں ہوتی۔ اس لئے ان ایام میں انہیں ہمراہ لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا

اس کے بعد میں تحریک جدید کی طرف پھر متوجہ ہوتا ہوں۔ اول تو میں دوستوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بعض جماعتوں نے اس سال کی تحریک کے متعلق اس لئے کہ ان کی جماعت کا نام جلدی پہنچ جائے

نامکمل فہرستیں

بھیجنی شروع کر دیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ان کی جماعت کے دوستوں کی طرف سے وعدے موصول ہو رہے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ جلدی کا ثواب بھی اعلیٰ نیکی رکھتی ہے۔ مگر

نامکمل نیکی کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا

جو لوگ جلدی ہی اور مکمل فہرستیں بھیج سکتے تھے۔ انہیں ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔ مگر جو لوگ جلدی مکمل فہرستیں نہ بھیج سکتے تھے۔ ان کے لئے یہی بہتر تھا کہ وہ اپنی جماعت کے

باقی ساتھیوں کا انتظار

کر لیتے اور مکمل فہرستیں بھیجتے۔ میں دیکھتا ہوں۔ بعض جماعتوں کی طرف سے پانچ پانچ چھ چھ چٹھیاں آ رہی ہیں اور لکھا جا رہا ہے کہ اب ہماری یہ لسٹ ہے اور اب یہ لسٹ ہے ایسے لوگ اگر چند دن انتظار کر لیتے تاکہ دوسرے دوست بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ تو ان کے

سابق ہونے میں کوئی فرق نہ آتا

میں نے گذشتہ سال اپنے کسی خطبہ میں بیان کیا تھا کہ جو شخص اس لئے انتظار کرتا ہے کہ دوسرے دوست بھی اس کے ساتھ شامل ہو جائیں اس کی سبقت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ کیونکہ انہوں نے جس دن

چندہ کی ادائیگی کی نیت

کر لی۔ خدا تعالیٰ کے حضور ان کا نام سابق لوگوں میں لکھا گیا۔ خواہ ہمارے پاس وہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے بعد پہنچے سابق قرار دینا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ میرا نہیں۔ بالکل ممکن ہے ایک شخص میرے پاس آئے اور

سو روپیہ چندہ

دے اور میں اس کی بڑی قدر کروں اور ایک دوسرا شخص آئے۔ جو پانچ روپے دے۔ اور میں یہ اندازہ نہ کر سکوں۔ کہ اس نے کتنی بڑی قربانی کے بعد پانچ روپے دئے ہیں اور خدا کے نزدیک اس کی قربانی زیادہ قرار پا جائے۔ ایسی صورت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک اول نمبر پر پانچ روپیہ چندہ دینے والا ہی لکھا جائے گا۔ نہ کہ سو روپیہ چندہ دینے والا۔ اسی طرح ایک شخص جلدی سے خط بھیج دیتا ہے مگر دوسرا شخص انتظار کرتا ہے۔ تا اسکے باقی بھائی بھی اس میں

شامل ہو جائیں

تو اگر وہ اس احتیاط کی وجہ سے دیر لگاتا ہے کہ وہ عمدگی سے کام کرے اور اس کی

بمبئی کلاتھ ہاؤس سے کپڑا خریدنا ہر انسان کو ہر دلعزیز بناتا ہے
انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارسال کردہ فہرست ہر لحاظ سے مکمل ہو

تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہی سابق ہے۔ میرا اس احتیاط کی تاکید سے یہ مطلب نہیں کہ جو جلد وعدے بھجوا سکتے ہوں۔ وہ بھی جلدی نہ کریں۔ یقیناً جو جماعتیں مکمل اور جلدی وعدے بھجوا سکیں۔ انہیں ایسا کرنا چاہیئے کیونکہ وہ شوکت اسلام کے ظاہر کرنے میں ممد ہوتی ہیں۔ اگر خلیفہ کے اعلان کے معاً بعد کثیر تعداد میں وعدے وصول ہونے لگیں۔ تو دوسرے لوگوں پر یقیناً اس کا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ دیکھو یہ جماعت کس طرح اپنے

امام کی آواز پر لبیک

کہتی ہے۔ میری نصیحت صرف ان جماعتوں سے تعلق رکھتی ہے۔ جو صرف جلدی کو مدنظر رکھتی ہیں تکمیل کو نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ اس سال کے وعدے قلیل زمانہ میں پہلے سالوں سے زیادہ موصول ہو چکے ہیں۔ گذشتہ سال پہلے مہینے میں پچاس ہزار کے وعدے موصول ہوئے تھے لیکن اس دفعہ پندرہ دن میں

اسّی ہزار کے قریب وعدے

وصول ہوئے ہیں۔ جس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ پہلے دو سال کام کرنے سے یہ کام زیادہ منظم ہو چکا ہے۔ اور جماعتیں جلد وعدوں کی فہرست کو پورا کر لیتی ہیں۔ اور دوسری یہ کہ جنہوں نے گذشتہ سالوں میں قربانیاں کی تھیں۔ ان کے اخلاص کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو زیادہ سہولت سے اور جلدی قربانی پیش کرنے کی اس سال توفیق دے دی ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ جو کوئی اس کی راہ میں قربانی کرے۔ وہ اسے مزید قربانیوں کے لئے زیادہ جوش بخش دیتا ہے۔ اور

پچھلی قربانیوں کا ثواب

اس رنگ میں بھی اسے ملتا ہے۔ کہ اور قربانیوں کی توفیق اسے مل جاتی ہے۔

میں یہ بھی اعلان کر دیتا ہوں۔ کہ اس سال گذشتہ سال کے مقابل پر چونکہ پندرہ دن بعد میں نے تحریک کی ہے۔ اس لئے اس سال کی

تحریک کے وعدوں کے اختتام کا وقت

ہندوستان کے لئے ۳۱ جنوری ہے۔ گویا ہندوستان کی تمام جماعتوں کے وعدے ۳۱ جنوری تک پہنچ جانے چاہئیں۔ اور ہندوستان سے جو باہر کی جماعتیں ہیں۔ ان کے لئے چونکہ زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں جون کے آخر تک مہلت ہے۔

میں نے گذشتہ سال بھی یہ اعلان کیا تھا اور متواتر کیا تھا۔ کہ

بیرون ہند کی جماعتوں کی وصولی کی تاریخ

بھی جون کے آخر تک ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے انہوں نے ان اعلانات کو پڑھا نہیں۔ اور اب تک بیرونی جماعتوں کی طرف سے تحریکیں ہو رہی ہیں۔ کہ ہمیں چند دن کی ادائیگی کے لئے مزید مہلت ملنی چاہیئے۔ حالانکہ ان کے لئے پہلے سے جون کے آخر تک کا وقت مقرر ہے اور جنوری کے آخر تک کا وقت ہندوستان والوں کے لئے ہے۔ جن کے وعدوں کی مدت ۱۵ جنوری تک ختم ہوتی تھی۔ پس وصولی کی مدت بھی اگلے سال کی اسی تاریخ پر ختم کی گئی۔

اس کے بعد میں دوستوں کو تحریک جدید کے اس حصہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جو

سادہ زندگی

اختیار کرنے کا ہے۔ میں نے اس کی طرف متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ اور علاوہ تحریک کے وقت کے دوسرے وقتوں میں بھی توجہ دلائی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں جہاں تک اسلام پر غور کرتا ہوں۔ مجھے اس کے تمدن کا یہ

نقطۂ مرکزی

نظر آتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ ہزاروں قومی خرابیاں تکلفات سے پیدا ہوتی ہیں۔ غریب اور امیر کا فرق یا تمدنی تعلقات کی ترقی یہ سب مبنی ہیں۔ سادہ زندگی یا پر تکلف زندگی پر۔ جیسی جیسی کسی انسان یا قوم کی زندگی ہو۔ اس کے مطابق قومی تعلقات اور تمدنی تعلقات ترقی کرتے یا تنزل کرتے ہیں۔ خالی یہ سوال نہیں۔ کہ خود انسان کیا کھاتا ہے یا کیا پہنتا ہے۔ بلکہ سوال یہ بھی ہے۔ کہ اس کے کھانے اور اس کے پہننے کا اثر اس کی روحانیت اور اس کی قوم پر کیا پڑتا ہے بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے

دوستوں کی دعوت

کریں۔ لیکن وہ اس لئے ان کی دعوت نہیں کر سکتے۔ کہ اگر دعوت کی۔ تو شاید ان کی حیثیت کے مطابق انہیں کھانا نہ کھلا سکیں کئی امراء اس لئے اپنے غریب بھائیوں کی دعوت قبول نہیں کرتے۔ کہ وہ ان کے مزاج کا کھانا انہیں نہیں کھلا سکیں گے۔ لیکن اگر کھانے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کے مطابق وہی طریق جاری ہو جائے۔ جو ہم تحریک جدید کے ماتحت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کہ

صرف ایک کھانا کھایا جائے

تو نہ دعوت کرنے والے پر کوئی بار پڑتا ہے۔ اور نہ دعوت قبول کرنے والا کوئی ہتک محسوس کرتا ہے دعوت کرنے والا سمجھتا ہے کہ میرا کوئی زائد خرچ تو ہونے نہیں لگا اور دعوت قبول کرنے والا سمجھتا ہے کہ گھر میں بھی تو میں نے ایک ہی کھانا کھانا ہے۔ آؤ آج اس کی دعوت ہی قبول کر لیں۔ اور وہ کونسا ایک کھانا ہے جس کے متعلق کسی کو دعوت کرنے کا تو خیال آ جائے مگر وہ تیار نہ کر سکے۔ آخر وہ شخص جو فاقے کرتا ہو اسے تو دعوت کرنے کا خیال نہیں آ سکتا دعوت کا خیال جسے آئے گا وہ بہر حال ایک کھانا تیار کر سکتا ہے۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا جسے دوسرے کی دعوت کرنے کا تو خیال آئے۔ مگر ایک کھانا بھی نہ تیار کر سکے۔ پس اس ذریعہ سے

امراء اور غرباء کے تعلقات میں وسعت

پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسلام جس برادری کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ وہ قائم ہو جاتی ہے۔ یہی حال لباس کا ہے۔

لباس کی نظافت اور صفائی اور چیز ہے

لیکن اگر کچھ لوگ اپنے گھروں کو کپڑوں سے بھر لیں۔ اور روپیہ ایسی چیزوں پر خرچ کرنا شروع کر دیں۔ جو ضروری نہیں۔ مثلاً گوٹے کناریاں ہیں۔ فیتے ہیں۔ ٹھپے ہیں تو ان چیزوں کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک کی دولت ایسی جگہ خرچ ہوتی ہے جس جگہ خرچ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ہماری شریعت نے اسی لئے روپیہ جمع کرنے سے منع کیا ہے۔ اور

جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ

لگا دی ہے۔ اور زکوٰۃ لگا کر کہہ دیا ہے کہ تم بے شک روپیہ جمع کرو مگر ہم چالیس پچاس سال کے اندر اندر اسے ختم کر دیں گے۔ تو شریعت نے ہم کو روپیہ جمع کرنے سے اسی لئے منع کیا ہے کہ جو روپیہ جمع ہوتا ہے وہ لوگوں کے کام نہیں آ سکتا اور دنیا کی تجارتوں کو نقصان اور کارخانوں کو ضعف پہنچتا ہے۔ تو نہ شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ روپیہ ضائع کر دو اور نہ اس بات کی اجازت دی ہے کہ روپیہ کو اس طرح سنبھال کر رکھ لیا جائے کہ وہ لوگوں کے کام نہ آئے۔ ان دونوں باتوں پر غور کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ یہی کہ

قدرتی طریقہ علاج کی
فون نمبر ۳۵۰۹
جامِ صحت
جلد آرڈر دیں
بہترین ولاثانی کتاب
ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا
مصنفہ ڈاکٹر دولت رام صاحب شرما ماہر معالج قدرتی طریقہ علاج کے دیرینہ تجربات وامریکہ وجرمنی کے وسیع معلومات کا نچوڑ ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہمارے ہسپتال میں بغیر دوائی اور اپریشن ہر قسم کے دیرینہ و پوشیدہ اور امراض مخصوصہ کا علاج کیا جاتا ہے۔
دی نیچر کیور کلینک ۴ ایبٹ روڈ لاہور

نظیر سوئنگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور
پف کی نئی اور پرانی مشینوں اور ان کے تمام پرزہ جات کی خرید و فروخت کے لئے مشہور ہے۔ پرانی مشینوں کی مرمت بھی اعلیٰ پیمانہ پر کی جاتی ہے

429

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سادہ زندگی بسر کرو

اور روپیہ اس طرح خرچ کرو۔ کہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ مثلاً تجارتیں کرو۔ کیونکہ تجارت میں ہزاروں لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ بعض کو نوکریوں کے ذریعہ فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ بعض کو دلالی کے ذریعہ سے بعض حرفت کے ذریعہ سے ہاں اسلام نے یہ بھی کہدیا کہ فضول باتیں نہ کرو۔ کیونکہ اس سے غرباء کے دلوں میں حرص پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کے قلوب کو تکلیف پہنچتی ہے۔ مثلاً شادیوں کے موقع پر بڑی تباہی اس وجہ سے آتی ہے۔ کہ لوگوں میں یہ رواج ہے۔ کہ

لڑکے والے بری دکھاتے ہیں اور لڑکی والے جہیز

دکھاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ غریب لڑکیاں جوان چیزوں کو دیکھتی ہیں۔ وہ یا تو دل ہی دل میں کڑھتی آتی ہیں۔ یا اگر بیوقوف ہوں۔ تو ماں کو آکر چمٹ جاتی ہیں۔ کہ ہمارے لئے بھی ایسی چیزیں تیار کی جائیں اسی طرح مردوں میں سے کئی جب اس قسم کے نظارے دیکھتے ہیں۔ تو اُن کے دلوں میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ جب ہماری شادی ہوگی۔ تو ہم بھی ایسا ہی کرینگے حالانکہ اول تو امارت کے یہ معنی ہی نہیں کہ روپیہ ضائع کیا جائے۔ ہاں چونکہ شادیاں خوشی کا موقع ہوتی ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی بھی تاکید کی ہے۔ کہ ایسے موقع پر کچھ خرچ کیا جائے۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر خرچ کرنا گناہ نہیں۔ بلکہ

لڑکی کا دل رکھنا

مرد کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن اس کیلئے وہ طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ جو بد اثر ڈالے۔ اور غرباء کے لئے تکلیف کا موجب بنے۔ اگر مسلمان قرآن کریم کا علم رکھتے تو وہ سمجھتے۔ کہ

قرآن کریم نے ایسے دکھاوے سے منع کیا ہوا ہے

چنانچہ وہ فرماتا ہے: لاتمدن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ۔ کہ اگر کسی کو اچھی چیزیں ملیں۔ تو تم ان کی طرف جھانکا نہ کرو۔ اور نہ اپنے دل کو اس طرح میلا کیا کرو۔ پس اگر دکھانے والے دکھاتے اور دیکھنے والے انکار کر دیتے۔ اور کہہ دیتے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ لاتمدن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجا منھم کہ اگر کوئی دولتمند ہوں اور وہ اپنی چیزیں دکھا کر تمہارا دل دکھانا چاہیں۔ تو تم وہ چیزیں دیکھا نہ کرو۔ اور اپنے خدا کی طرف نظر رکھا کرو۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

کہ اے میرے رب میں محتاج تو ہوں۔ مگر میں محتاج ہو کر بندوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہتا۔ بلکہ تیری طرف دیکھتا ہوں۔ پس تیری طرف سے جو آجائے اُسے میں قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو نہ انہیں تکلیف ہوتی اور نہ وہ اندر ہی اندر کڑھتے پس ان رسوم کے نتیجہ میں

کمزور طبائع پر برا اثر

پڑتا ہے۔ لیکن اگر ملک میں سادہ زندگی آجائے۔ تو یقیناً بہت سی دولت بچ جائے گی۔ جو غرباء اور ملک کی ترقی کے کام آئیگی۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ تمام ملک یا جماعت ایسے مقام پر آجائیگی کہ غریب اور امیر کا فرق بہت کم ہو جائیگا یوں

شریعت نے دولت کمانے سے منع نہیں کیا

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضؓ جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ وہ جب فوت ہوئے تو انھوں نے اڑھائی کروڑ روپیہ کی جائداد چھوڑی۔ اُس زمانہ میں تو روپیہ کی قیمت بہت تھی۔ لیکن آج بھی جبکہ روپیہ کی قیمت گری ہوئی ہے۔ مسلمانوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ جو اس قدر جائداد رکھتے ہوں۔ لیکن خود ان کی اتنی سادہ زندگی تھی۔ کہ ان کا

روزانہ خرچ چار آنے

ہوا کرتا تھا۔ اور وہ اپنی آمد کا اکثر حصہ غرباء میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ یہ زندگی تھی جو اسلامی زندگی تھی۔ اسلام نے انہیں کمانے سے منع نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کمایا اور کما کر بتا دیا کہ یوں کمایا کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف چونکہ اسلام کا یہ بھی حکم تھا۔ کہ اپنی زندگی کو ایسا پُر تکلف نہ بناؤ کہ جو کچھ کماؤ وہ سب اپنی ذات پر خرچ کر دو۔ اور غرباء کے لئے کچھ نہ رہنے دو۔ اس لئے وہ

باوجود دولتمند ہونے کے غریب رہے

اور یہی چیز ہے جس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ فلاں شخص قربانی کر رہا ہے۔ جب تک مسلمانوں میں ایسے لوگ رہے جو کمانے والے اور غرباء پر خرچ کرنے والے تھے۔ اس وقت تک مسلمانوں میں غربت کا وہ زور نہ تھا۔ جو آجکل ہے۔ لیکن جب کمانے والے نہ رہے۔ یا ایسے کمانے والے پیدا ہو گئے جنہوں نے سب روپیہ اپنے ہاتھوں میں جمع کر لیا۔ اور سوائے اپنی ذات اور ضروریات کے اور جگہ خرچ نہ کیا تو مسلمانوں پر تباہی آگئی۔ چنانچہ آجکل

مسلمانوں کی تباہی کی بڑی وجہ

یہ ہے۔ کہ اول وہ کماتے نہیں۔ جہاں دیکھو مسلمان بیکار ہی بیکار دکھائی دیتے ہیں۔ اور اگر انہیں کوئی کام کرنے کو کہا جائے تو اس میں وہ اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں ہمارا باپ ایسا تھا۔ پس جب تک ہمیں باپ جیسا عہدہ نہ ملیگا ہم کام نہیں کرینگے۔ اسی طرح زمیندار ہیں۔ وہ نوکریاں نہیں کرینگے یا کوئی اور پیشہ اپنی روزی کمانے کیلئے اختیار نہیں کرینگے اور جب انہیں کہا جائے کہ کیوں کوئی کام نہیں کرتے تو کہہ دینگے ہم زمیندار ہیں۔ ہم کوئی اور پیشہ کس طرح اختیار کر سکتے ہیں۔ پس وہ کوئی پیشہ اختیار نہیں کرینگے۔ کوئی فن نہیں سیکھیں گے۔ کوئی اور ذریعہ اپنی روزی کمانے کیلئے اختیار نہیں کرینگے۔ بھوکے مرینگے اپنی صحت خراب کر لیں گے۔ اپنی بیوی اور بچوں کی صحت تباہ کر لیں گے۔ لیکن کسی کام کو ہاتھ نہیں لگائینگے۔ زمیندار ماں اپنے بچہ کو بھوکے رہنے کیوجہ سے خون پلاتی جائیگی مگر وہ اسی گھمنڈ میں رہیں گے۔ کہ ہمارا باپ زمیندار تھا ہم موچی کا کام کس طرح کر سکتے ہیں ہم نجاری اور معماری کا کام کس طرح کر سکتے ہیں۔ ہم جولاہوں کا کام کس طرح کر سکتے ہیں پس مسلمانوں کی تباہی کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ وہ کام نہیں کرتے۔ اور دوسرا سبب یہ ہے کہ ان میں سے جو کام کرتے ہیں وہ سارا روپیہ اپنے گھروں میں رکھ لیتے ہیں۔ غرباء پر اُسے خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ اسلام چاہتا ہے۔ کہ لوگ کمائی کریں اور اس میں سے کچھ اپنی ذات پر خرچ کریں۔ اور کچھ دوسرے لوگوں پر صرف کریں۔ اَمّا بنعمت ربک فحدث کا مطلب ہی یہ ہے کہ جو نعمت تمہیں ملے اسے دنیا میں پھیلاؤ۔ تحدیث دو ہی طرح ہو سکتی ہے۔ ایک یہ کہ کچھ اپنی ذات پر اس روپیہ کو خرچ کیا جائے۔ اس سے بھی لوگوں کو پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ اسے نعمت ملی ہے۔ اور کچھ غریبوں میں تقسیم کرے اس سے بھی لوگوں کو پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ اس کے پاس دولت ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی گر بتایا ہے اور یہ گر بغیر سادہ زندگی اختیار کئے کام نہیں آسکتا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجود بار بار توجہ دلانے کے ہماری جماعت کا ایک حصہ ابھی ایسا ہے جس نے اسکی قیمت کو نہیں سمجھا۔ کئی کئی طریق پر دوست اس سے پہلو تہی کر لیتے ہیں۔ گذشتہ سفر کے موقع پر ہی ایک دوست نے پوچھا (وہ نہایت مخلص احمدی ہیں مگر چونکہ پرانی عادتیں زیادہ کھانا کھانے کی پڑی ہوئی ہیں۔ اس لئے بعض افراد کی طبیعت کسی نہ کسی آڑ میں اس مطالبہ سے پہلو تہی کا جواز تلاش کرنا چاہتی ہے) کہ میں تحریک جدید پر تو عمل کرتا ہوں لیکن اس طرح کہ ہم ایک جگہ چار آدمی ہیں ہم چاروں ایک ایک کھانا پکوا لیتے ہیں۔ اور پھر سب ملکر کھا لیتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج تو نہیں۔ میں نے کہا چار کھانے تو آجکل ایک وقت امراء بھی نہیں کھایا کرتے۔ آپ کس طرح چار کھانے کھا کر سمجھتے ہیں۔ کہ آپ نے تحریک جدید کے اس مطالبہ پر عمل کر لیا۔ اب دیکھو انہوں نے اپنی طرف سے تحریک جدید پر بھی عمل کیا۔ اور چار کھانے بھی کھا لئے۔ پھر میں نے انہیں کہا۔ میں صرف یہی نہیں چاہتا۔ کہ ایک کھانا پکانے کی وجہ سے لوگوں کو

اخراجات میں کفایت

رہے بلکہ میں یہ بھی چاہتا ہوں۔ کہ زبان کے چسکا کی عادت نہ پڑے۔ اب چار کھانے کھانے سے چسکا بڑھ سکتا ہے۔ کم نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ گھر میں کھانا پکاتے تو زیادہ سے زیادہ دو پکاتے۔ لیکن مل کر کھانے کیوجہ سے چار کھا لئے گئے اور یہ بھی سمجھ لیا گیا۔ کہ تحریک جدید پر عمل ہو رہا ہے۔ اسی طرح کئی لوگ اس رنگ میں ایک سے زیادہ کھانا کھا لیتے ہیں کہ کہتے ہیں [illegible] آگیا ہے۔ بیشک